بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از

مجلسِ دفاعِ حق،

مسجد حضرت سید محمدؒ کورٹ صاحب

چنچل گوڑہ، حیدرآباد

﴿اللہ دیا ہے﴾

نام کتاب : اصطلاحاتِ مہدویہ
زیر اہتمام : مجلس دفاع حق، مسجد حضرت سید محمدؓ کورٹ صاحب چنچل گوڑہ، حیدر آباد
سن اشاعت: ماہ محرم الحرام ۱۴۳۲ھ م ماہ ڈسمبر ۲۰۱۰ء
بار اول
صفحات : ۴۸
کمپیوٹر کتابت: SAN کمپیوٹر سنٹر، نئی سڑک، چنچل گوڑہ۔ حیدر آباد۔ فون 24529428

﴿ملنے کے پتے﴾

☆ دفتر مجلس دفاع حق، مسجد حضرت سید محمدؓ کورٹ صاحب چنچل گوڑہ، حیدر آباد

☆ فقیر سید رفعت جاوید مکان نمبر 16-2-146/3/A (پہلی منزل) نزد کڈنی ہاسپٹل صر فخاص پلٹن، نیو ملک پیٹ، حیدر آباد۔ فون نمبر۔ 8978673540

☆ SAN کمپیوٹر سنٹر، نئی سڑک، چنچل گوڑہ۔ حیدر آباد۔ فون 24529428

ابتدائیہ

برادران وخواہران قوم کے لئے ''اصطلاحاتِ مہدویہ'' کے نام سے یہ کتاب پیش کی جارہی ہے۔

اصطلاحات کی اپنی اہمیت ہوتی ہے قانونی' تجارتی' مذہبی یا تکنیکی معاملات میں اصطلاحات مروج ہیں۔

قوم مہدویہ میں بھی اصطلاحات کا چلن عام ہے۔ بالخصوص نوجوانوں کی معلومات کے لئے مجلس دفاعِ حق کی جانب سے ایک کوشش کی گئی ہے۔ امید ہے کہ قارئین کرام مستفید ہوں گے۔ ممکن ہے کہ بعض اہم اصطلاحات چھوٹ گئی ہوں ۔اور ممکن ہے کہ بعض غلطیاں بھی ہوگئی ہوں۔ آپ سے التماس ہے کہ ہمیں آ گاہ فرمائیں تا کہ انشاء اللہ دوسرے ایڈیشن میں چھوٹی ہوئی اصطلاحات کو شامل کیا جائے۔ اور غلطیوں کو دور کیا جائے۔ مصدقین سے معروضہ ہے کہ ہماری قومی اصطلاحات جیسی چلی آ رہی ہیں ویسی ہی ہمارے بولنے اور لکھنے میں جاری رہیں۔ تبدیلی نامناسب ہے مثلاً حظیرہ کو حظیرہ ہی بولا جائے نہ کہ قبرستان۔ وقت طعام ''اللہ دیا'' کہنے کے بجائے ''بسم اللہ شروع کیجئے'' نہ کہنا چاہئے۔

اس کتاب کی تیاری کے لئے حضرت سید قطب الدین عرف خوب میاں صاحبؒ پالن پوری کی کتاب '' حدود دائرہ مہدویہ'' اور حضرت سید خدا بخش رشدی صاحب قبلہؒ کی ''رسالۂ نافعہ'' اور ''چراغ دین مہدیؑ'' سے مدد لی گئی ہے۔ اور بعض قومی کتب سے بھی مدد لی گئی۔

عنوانات بہ اعتبار حروف تہجی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اضطرار:

فاقوں کی وجہ سے جو اضطراب ہوتا ہے یا بے چینی پیدا ہوتی ہے اس کو اضطرار کہتے ہیں۔ ایسی حالت میں غذا کے لئے تھوڑی بہت دوڑ دھوپ کی جاسکتی ہے۔ جس کو اضطرار ہو اس کو مضطر کہتے ہیں۔

افعالِ ارشادی:

افعال ارشادی یعنی وہ افعال جو مرشدین انجام دیتے ہیں چودہ (۱۴) ہیں۔

(۱) علاقہ لینا: جب کسی مرید کے مرشد کا انتقال ہو جائے اور وہ ان مرشد کے جانشین سے تجدید بیعت کرتا ہے تو اس کو علاقہ لگانا کہا جاتا ہے اور مرشد جو اس بیعت کی تجدید فرماتے ہیں تو اس کو علاقہ لینا کہا جاتا ہے۔ مرید کرتے وقت کلمۂ ایمان مفصل و ایمان مجمل و ذکر کی تعلیم، سلسلہ تربیت وغیرہ سب مرشد کے ذریعہ مرید کو بتلائے جاتے ہیں۔ علاقہ لینے کے وقت صرف مرشد اللہ واسطے علاقہ قبول فرماتے ہیں۔

(۲) تلقین کرنا: مرشد اپنے مرید کو تلقین ذکر فرماتے ہیں اور طریقۂ ذکر بتلاتے ہیں۔

(۳) نماز جنازہ پڑھانا: مرشد جب نماز جنازہ پڑھاتے ہیں تو اس سے مرید کو فائدہ پہنچتا ہے انتقال کے بعد نہلانے کے بعد تبدیلی آجاتی ہے اور نماز جنازہ کی ادائیگی سے میّت میں مزید بہتری آجاتی ہے۔

(۴) مُردہ کو مُشت خاک دینا: مرشد اپنے مرید کو مشت خاک دیتے ہیں۔ مرشد کامل ہو تو اس کی مشت خاک سے مرید کو نجات مل جاتی ہے اور مقامات بلند نصیب ہو جاتے ہیں۔

(۵) پس خوردہ دینا: پس خوردہ کی تاثیر سے امراض روحانی دور ہوتے ہیں۔ نیز امراض جسمانی اور بلاؤں کے دفعیہ کے لئے مریدین اپنے اپنے مرشدین سے پسخوردہ طلب کرتے ہیں اوران کے اعتقاد کی بدولت خدائے تعالیٰ ان کو کامیاب کرتا ہے۔

(٦) سلام پھیرنا: فجر کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک ذکر میں بیٹھنے کے بعد مرشد اور حاضرین جب اس نشست سے اٹھتے ہیں تو مرشد سلام پھیرتے ہیں اور رات میں عشاء کے بعد بعض دائروں میں سلام پھیرتے ہیں۔ اور بعض دائروں میں تسبیح دے کر سلام پھیرا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بہرہ عام یا تراویح ودوگانہ یا مذہبی جلسوں کے بعد تمام دائروں میں تسبیح دی جاتی ہے اور سلام پھیرا جاتا ہے۔

(۷) قرآن مجید کا بیان کرنا: حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے بیان قرآن کرنے والے میں تین ظاہری اور تین باطنی خوبیوں کی موجودگی کو ضروری فرمایا ہے۔

ظاہری خوبیاں: (۱) متوکل ہو (۲) اللہ جو دے اس کو اسی دن لِـلّٰہ خرچ کردے (۳) دنیادار کے گھر نہ جائے۔

باطنی خوبیاں: (۱) چشم سر سے خدا کو دیکھنے والا ہو۔ (۲) مردہ کے حال کی خبر دے (۳) اس کی نظر میں زروخاک (سونا اور مٹی) برابر ہوں۔ پس جس میں یہ صفتیں نہ پائی جائیں وہ بیان قرآن کا اہل نہیں ہے۔

(۸) تعذیر مارنا: مرشد کے روبرو مرید اپنے گناہوں کا اقرار کرتے اور مرشد اس کو قابل تعذیر سمجھتے تو ضرور تعذیر مارتے تھے یعنی درے لگاتے تھے تاکہ اس گناہ کی تکلیف یہیں اٹھالے اور مرنے کے بعد عذاب سے بچے' دُرّے مارنے کی روایت حضرت خاتم کارؑ آخر حاکمؒ کے زمانہ تک برقرار تھی۔ **واللہ اعلم بالصواب**

(۹) دوگانہ شب قدر پڑھانا: دوگانہ شب قدر کی نماز مرشد ہی پڑھاتے ہیں۔ یہ خاص نماز ہے۔ مہدی موعود علیہ السلام نماز پنجگانہ کے لئے میاں لاڑؒ کو نماز پڑھانے کا حکم فرماتے لیکن نماز دوگانہ بہ نفس نفیس خود آپؑ نے کاہہ اور فرح مبارک میں پڑھائی ہے۔ جانشین مہدیؑ ہی اس نماز کو پڑھانے کے مجاز ہیں۔ بعض دائروں میں مرشد کا اجازت یافتہ شخص بھی دوگانہ پڑھاتا ہے۔

(۱۰) سویت دینا: راہ خدا میں مرشد کے پاس کچھ نقد و جنس یا طعام آجائے تو مرشد اس کو سب لوگوں میں مساوی طور پر تقسیم فرما دیتے ہیں یا کسی کی ضرورت کے لحاظ سے اس کو تھوڑی مقدار بڑھ کر عنایت فرما دیتے ہیں۔ اس کو سویت کہا جاتا ہے۔

(۱۱) اجماع: مذہبی معاملات میں کوئی تبدیلی یا خرابی پیدا ہو چلی ہو تو مرشد اجماع طلب کرتے ہیں اور مرشدین جمع ہو کر اس مسلہ کا حل نکالتے ہیں اجماع کے اعلان کے بعد شرکت ضروری ہو جاتی ہے۔ اجماع میں (بلا عذر) عدم شرکت منافقت کی تعریف میں آتی ہے اس کے علاوہ بھی اجماع لفظ سننے میں آتا ہے۔ اجماع بہرہ عام کے دن صبح میں منعقد ہوتا ہے۔ مریدین وعقیدت مند حضرات سروں پر پانی یا لکڑی لے جا کر مرشد کے گھر میں اتارتے ہیں اور نان ریزہ کی تقسیم کا عمل جس دائرہ میں ہوتا ہے وہاں سے نان ریزہ لے کر آتے ہیں۔ اس حاضری سے مرید کی انا دور ہوتی ہے وہ سب کے برابر شریک ہوتا ہے اور اس کو فیض بھی ملتا ہے۔

(۱۲) نوبت بیٹھنا یا نوبت جاگنا: رات کے ایک پہر یعنی تین گھنٹے اللہ کے ذکر میں قید نشست کے ساتھ بیٹھ کر ذکر کرتے رہنا نوبت کہلاتا ہے۔ مرشدین نوبت کی نشستوں کی نگرانی بھی فرماتے تھے اب بھی کسی جگہ تین فقرائے کرام جمع ہوں تو نوبت جاگی جاسکتی ہے یعنی ذکر میں بیٹھا جاسکتا ہے۔

(۱۳) بہرۂ عام کرنا: کسی صاحب فیض کی یادگار کے طور پر اس صاحب فیض کا معاصر یا جانشین کوئی شئے از قسم غذا مساوی طور پر اپنی صحبت میں رہنے والے طالبان خدا اور اپنے خاص و عام مریدوں میں تقسیم کرتا ہے۔ یہ عمل بہرۂ عام کہلاتا ہے۔ جو واجبات طریقت سے ہے (یعنی طریقت میں واجب ہے) اور اظہار ولایت کے لوازم سے ہے۔ جو عہد نبوت میں (عام)[1] نہیں تھا پس جب کبھی کسی دائرہ کا مرشد اپنی صحبت میں رہنے والے طالبان خدا کو کسی بزرگ کے بہرۂ عام کے لئے پانی اور لکڑی فراہم کرنے کے لئے اجماع کا حکم دے تو یہ اجماع اس دائرہ کے تمام طالبان خدا پر فرض ہوتا ہے۔ اور اس کی شرکت سے بلا عذر باز رہنے والا فقیر منافق قرار پاتا ہے اور ایسے اجماعوں میں دائرے کے باہر یا قریب رہنے والے دنیا دار موافقین بھی از راہ سعادت مندی شریک ہوتے آئے ہیں۔ (رسالہ نافعہ حضرت پیر و مرشد سید خدا بخش صاحب رشدیؒ قبلہ)

نوٹ: بہرہ عام کا مبارک سلسلہ ام المصدقین بی بی الہدیتیؓ کی بہرۂ عام سے شروع ہوا ہے۔

(۱) دور نبوت میں بہرہ عام کی نوعیت عمومی نہیں تھی واقعہ یوں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے عرض کیا کہ مجھے کوئی بات یاد نہیں رہتی اس پر حضور ﷺ نے حکم دیا کہ اپنا دامن پسار و اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے تین بار حضرتؓ کے دامن میں فیض منتقل فرمایا۔ یہ ایک خصوصی واقعہ ہے۔

(۱۴) نماز تہجد گزرانا: مرشد خود نماز تہجد پڑھتے ہیں۔ نماز تہجد سے ولایت کا فیض ملتا ہے۔ یہ نماز نہایت چھپا کر پڑھی جاتی ہے۔ جس کے بعد فجر تک ذکر میں مصروف رہتے ہیں۔ فجر سے پہلے سوتے نہیں ہیں نماز تہجد کھڑے ہو کر ادا کی جاتی ہے۔ ہمارے ہاں تہجد پڑھنے کی اجازت اگر مرید طلب کرے تو مرشد اس کی قابلیت' پابندی اور ظرف وغیرہ کو دیکھ کر اجازت دیتے ہیں۔ ورنہ منع فرما دیتے ہیں۔ چونکہ یہ نماز خاص نماز ہے ایک بار شروع کریں تو ہمیشہ پڑھنی لازم ہے۔ کچھ دن پڑھنے کے بعد بند کر دیں تو نقصان ہوتا ہے۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تہجد (پڑھنے) سے ولایت کا فیض ملتا ہے۔ افعال ارشادی کا بیان ختم ہوا۔

اللہ دیا:

گروہ مقدسہ میں جب کسی کو کوئی لِلّٰہ نقد یا جنس دیا جاتا ہے تو اللہ دیا کہہ کر دیتے ہیں۔ اتنا کہہ دینے سے دینے والے کی ہستی ہٹ جاتی ہے اور خدا پر نظر جاتی ہے اور لینے والے کی نظر خدا پر جاتی ہے کہ خدا نے مجھے عطا فرمایا۔ اور کوئی شرمندگی نہیں ہوتی۔ اللہ دیا کہنے سے مال میں پاکی آجاتی ہے۔

اُمّ المُصَدِّقِین:

حضور مہدی موعود علیہ السلام کی زوجۂ مطہرہ کے لئے ام المصدقین کہا جاتا ہے یعنی مصدقوں کی ماں۔ اگر امہات المصدقین بولا جائے تو اس کا مطلب ہے مصدقین کی مائیں۔

اہلِ فراغ:

وہ مصدق جو اپنے پاس موجود روپئے لے کے دائرہ کو آتے ہیں ان کو اہلِ فراغ یا غنی کہنے کی تاکید ہے۔

بنا ترک مرنے والا:

وہ مصدق جو ترک دنیا کئے بغیر انتقال کر جائے تو اس کو بے ترک انتقال کرنے والے سے موسوم کیا جاتا ہے۔ گزشتہ یہ طریقہ رہا کہ بے ترک مرنے والے کو مرشد یا تو نماز جنازہ پڑھاتے تھے یا مشت خاک دیتے تھے یعنی کوئی ایک عمل کیا جاتا تھا۔ اس سے میت کے لواحقین اور تمام مصدقین پر یہ اثر ہوتا تھا کہ وہ مرنے سے پہلے ترک دنیا کر دینے کی فکر میں رہتے اور ترک دنیا کر لیا کرتے۔ مہدی موعودؑ نے ''ورائے ترک دنیا ایمان نیست'' فرمایا ہے۔ حضرت خاتم کار آخر حاکمؑ نے فرمایا کہ جس نے دنیا کو ترک نہیں کیا اس نے مہدیؑ کے دین کو ترک کیا۔ ترک دنیا مرد اور عورت دونوں پر فرض ہے اللہ ہم سب کو ترک دنیا کی توفیق دے آمین

بندگی میاں:

یہ لفظ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ بندگی کا مطلب خدائے تعالیٰ کے روبرو کامل سپردگی۔ اس لئے بزرگوں کے ایک خاص طبقے تک یہ لفظ محدود ہے بندگی میاں کا لفظ ان بزرگوں کے لئے خاص ہے۔ مثلاً صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین رضی اللہ عنہم اور رحم اللہ علیہم اجمعین، بعد کے دور کے بزرگوں کے لئے لفظ ''میاں'' بولا اور لکھا جاتا ہے۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے لئے لفظ ''بندگی میاں'' بولا اور لکھا جاتا ہے۔ ''یا بندگی میاں'' کہنے سے بلیات دور ہوجاتی ہیں۔

بندگی میراں:

یہ لفظ مہدی موعودؑ کے لئے بولا اور لکھا جاتا ہے۔ اور آپ کی اولاد و امجاد کے لئے جو صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے زمرے میں آتے ہیں۔ بعد کے بزرگوں کے لئے لفظ ''میاں'' بولا اور لکھا جاتا ہے۔

بولا چالا معاف کروانا:

گروہ مہدویہ کا یہ خاص طریقہ ہے کہ ہر سال ماہِ محرم الحرام کی دسویں تاریخ صبح نماز فجر کے بعد لوگ ایک دوسرے سے مل کر اپنا بولا چالا معاف کروایا کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دلوں کی کدورتیں، رنجشیں دور ہوکر آپس میں ایک دوسرے سے سب کا دل صاف ہوجاتا ہے۔

روایت مشہور سے ثابت ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جب دسویں محرم کو کربلا میں ظالموں کو جہنم رسید کرنے کے لئے تشریف لے جانے لگے تو اپنے سب ساتھیوں سے اور اہل وعیال سے اپنا بولا چالا معاف کروالیا تھا۔ کیونکہ آپ کو واپس لوٹنے سے بڑھ کر اپنی شہادت کا یقین تھا۔ پس حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد سے اس شہادت عظیمہ کی یاد میں اہل بیت کے سب گھرانوں میں ہر سال دسویں محرم کو بولا چالا معاف کروانے کا عمل رائج ہے۔ پھر آگے

چل کر بہت سے گھرانوں میں متروک ہوگیا تھا۔(یعنی اس عمل کا چلن بند ہوگیا تھا) اس عمل کو یعنی حضرت میراں علیہ السلام نے بہ حکم خدا برقرار رکھا۔

اور بعض احادیث سے یہ امر ظاہر ہے کہ قیامت یوم عاشورہ یعنی محرم کی دسویں تاریخ کو ہوگی۔کیا معلوم کہ اب جو عاشورہ آنے والا ہے ممکن ہے کہ وہی قیامت کا دن ہو۔پس اہل ایمان اس وقت رہیں بھی تو ان کا آپس میں ایک دوسرے سے صاف دل ہوکر رہنا ہی بہتر ہے۔ (چراغ دین مہدیؑ مصنف حضرت خدابخش رشدیؓ)

خدا نے دل جیسا ظرف یعنی برتن اور کوئی نہیں بنایا۔مصدق کا دل تو عشق الٰہی اور یاد الٰہی کا مسکن ہوتا ہے اس میں نہ تو خدا سے غافل کرنے والی کسی کی چاہت سما سکتی ہے اور نہ ہی غیر کی نفرت یا کدورت جگہ پاتی ہے۔

اگر حضرت امام حسینؓ کی اس مبارک روش پر عمل ہوگیا اور ہم نے سب کو معاف کردیا اور سب نے ہم کو معاف کردیا تو پھر دل اپنی اصلی حالت پر ہوتا ہے کہ عشق الٰہی اور یاد الٰہی کے سوا اس دل میں اور کوئی چیز نہیں سما سکتی۔دسویں محرم کی اس اسپرٹ اور جذبہ کو سال بھر بلکہ ہر روز دہراتے رہنا اور عمل کرتے رہنا چاہئے کہ دل بے جا محبتوں اور کدورتوں سے پاک رہے اور مصروف ذکراللہ رہے۔

بھائی کالو اور بھائی لالو:

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے دائرہ میں ایک جن کتے کی شکل میں تھے ان کو ''بھائی کالو'' کہا جاتا تھا۔وہ ذکراللہ کے اوقات میں روٹی ڈالنے پر نہیں کھاتے تھے۔حضرت ثانی مہدیؓ کے دائرہ میں موجود ایک کتے کو''بھائی لالو'' کہا جاتا تھا۔

بے اختیاری:

مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اختیار برا ہے بے اختیار رہو۔ بے اختیار رہنے سے

ہمیشہ ذات مولیٰ پر نظر رہتی ہے ہر عطاء یا منع کے وقت ذات مولیٰ ہی پر نگاہ جاتی ہے۔ بے اختیاری سے رضا حاصل ہوتی ہے جو صبر سے آگے کا مقام ہے۔

بینائی:

بینائی سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے جو اللہ تعالیٰ کو دیکھے بینا کہلاتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کو اس دار دنیا میں دیکھنے کا قائل نہ ہو (جب قائل ہی نہ ہوگا تو پھر) دیدار سے محروم ہی رہے گا ایسے ہی شخص کو نابینا کہتے ہیں۔قرآن مجید میں آیا ہے جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں اندھا اور زیادہ گمراہ ہے۔مہدی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ''تصدیق بندہ بینائی خدا'' ہے۔

پس خوردہ:

صاحب ارشاد پس خوردہ دیتے ہیں پانی پر تین بار دم کر کے اور اس کو ہر بار پیتے ہیں اور اس کے بعد دیتے ہیں پس خوردہ کی تاثیر سے امراض روحانی اور امراض جسمانی کا علاج ہوجاتا ہے کامل مرشد ہو تو یہ پانی جلد اثر کرتا ہے۔

پگڑی اور انگرکھا:

ہمارے مرشدین کا پہناوا ہوا کرتا تھا۔اب بھی بعض مرشدین کرام پگڑی اور انگرکھا میں ملبوس رہتے ہیں۔اس کی اپنی ایک شان ہوتی ہے۔خاص طور پر غیر مہدوی فوری سمجھ جاتا ہے کہ یہ مہدوی فقیر ہیں۔مرشد ہیں۔ بزرگوں کی تقلید میں یہ پہناوا جاری رہنا چاہئے۔جس کی وجہ سے خود احتسابی کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔

پیر:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔اطاعت کرو اللہ کی' اللہ کے رسول ﷺ کی اور ان کی جو تم میں اولوالامر بنائے گئے ہیں۔اولوالامر سے مراد یہاں پیر ہی ہوتا ہے۔یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ جس کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہوتا ہے لہذا پیر کا دامن تھامنا ضروری ہے۔حضور ﷺ

نے فرمایا کہ جس طرح نبی اپنی امت کے لئے ہے اس طرح شیخ اپنے مریدوں کے لئے ہے۔ (حوالہ کے لئے دیکھئے خواجہ بندہ نوازؒ کی کتاب ''روح تصوف'') پیر کامل ہو تو مرید کو اللہ کے اوامر پر چلاتا ہے اور نواہی سے روکتا ہے۔ ہم زندگی کے ہر معاملہ میں معیار کو ملحوظ رکھتے ہیں مثلاً عمدہ مدرسہ، اعلیٰ قسم کی خوراک، پوشاک، چوٹی کا ڈاکٹر و حکیم، چوٹی کا وکیل، اس طرح پیر بھی کامل ہو۔

جیسا کہ آپ نے اوپر پڑھا پیر دینی رہبر ہوتا ہے جو خود اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتا ہے اور جس بات سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ویسا عمل نہیں کرتا۔ پیر کامل ہو تو مریدین کے لئے بڑی مدد ملتی ہے۔ پیر کو اپنی اصلاح کے لئے بزرگوں کے اسوۂ پر چلنا ضروری ہے مثلاً حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمادیا تھا کہ اے لوگو اس وقت تک میری پیروی کرو جب تک میں راہ راست پر چلوں۔ حضرت عمر فاروقؓ جیسے باجبروت خلیفہ کو کئی بار ٹوکا گیا تھا یعنی احتساب کیا گیا تھا۔

دور ولایت میں آیئے حضرت ثانی مہدیؓ حضرت بندگی میاںؓ اور حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ نے لوگوں سے فرمایا تھا اگر ہم میں مہدی موعود علیہ السلام کے خلاف عمل پاؤ تو ہم کو ٹوکو۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن، مومن کا آئینہ ہوتا ہے اس لحاظ سے برادرانِ دینی آپس میں ایک دوسرے کو ٹوکتے رہیں تو اس سے اصلاح ہو جاتی ہے اور اس اصلاح کی وجہ سے برائیوں میں کمی اور خیر میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ ٹوکنے سے پہلے اس بات کو ملحوظ رکھا جائے کہ ہمارا ٹوکنا خالص اللہ واسطے ہو اور بھرے مجمع میں کسی کو نہ ٹوکا جائے بلکہ انتہائی ادب کے ساتھ تنہائی میں ٹوکا جائے۔

پیش رو اور پس رو:

حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا جو شخص دن کے اگلے حصے میں ہجرت کر کے دائرہ میں آیا وہ وہ مرشد ہے اس شخص کا جو اس کو دیکھ کر ہجرت کر کے عصر کے وقت دائرہ میں آیا (اگلا پیش رو ہے اور پچھلا یعنی بعد آنے والا پس رو)

تارک الدنیا:

جو شخص (مصدق) اللہ تعالیٰ کے دیدار کے لئے دنیا کو ترک کر دیتا ہے اس کو تارک الدنیا یا فقیر کہا جاتا ہے۔ ترک دنیا کر دینے کے بعد لازم ہوجاتا ہے کہ تارک الدنیا حضرات فرائض وواجبات (شریعت اور طریقت دونوں کی) پابندی کریں۔ تبدیلی لباس کریں، غیر کی صحبت سے اجتناب کریں۔ ترک دنیا جو مہدی موعودؑ کی تعلیمات یا فرائض ولایت کا پہلا رکن ہے اس کی برکتیں بہت ہوتی ہیں۔ چنانچہ سخت اور لا علاج مرض میں مبتلا شخص ترک کے بعد اچھا ہوجاتا ہے۔ معاشی پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں۔ اور غیب سے اللہ مدد فرماتا ہے۔ روحانی طور پر بھی ترقی شروع ہوجاتی ہے۔ ان برکتوں کی سمجھ ترک دنیا کے بعد ہی آتی ہے۔ جس طرح کنارہ پر ٹھیرنے والا، تیرنے والے کی طرح تیراکی کے رموز سے واقف نہیں ہوسکتا اسی طرح فقیری کے رموز جاننا ہو تو فقیر یا تارک الدنیا ہونا پڑتا ہے۔ تب ہی اسرار ترک دنیا اس پر کھلتے ہیں۔

تاج سر ما است:

فرح مبارک میں جب حضرت بندگی میراں سید عبدالحئیؒ روشن منورؒ کی ولادت ہوئی حضرت ثانی مہدیؓ اپنے ان فرزند کو امامنا علیہ السلام کی خدمت میں لائے تھے اس وقت حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا ''اولاد بھائی سید محمود تاج سر ما است''، یعنی بھائی سید محمود کی اولاد ہمارے سر کا تاج ہے۔ حضرت روشن منورؒ کی پیدائش کے وقت جب حضرت ثانی مہدیؓ نے خدمت امامنا علیہ السلام میں عرض کیا کہ اس بچے کا کیا نام رکھا جائے۔ امامنا علیہ السلام نے فرمایا سید عبدالحئی یا سید یعقوب رکھو۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے خیال فرمالیا کہ یہ دوسرے فرزند کی بشارت ہے۔ چنانچہ حضرت بندگی میراں سید یعقوب حسن ولایتؒ مبشر مہدیؑ ہیں۔ آپؒ کی یہ شان ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو حضرت یعقوب علیہ السلام کا مقام ملا اور آپ کو معاملہ میں دکھلایا گیا کہ آپ کی دختران بھی روحانی طور پر اپنے بھائیوں کے مساوی ہیں۔

تربیت:

جب کوئی مصدق کسی مرشد کے ہاں مرید ہونے کے لئے آتا ہے تو اس کو تربیت ہونا بھی کہتے ہیں۔تربیت کے وقت مرشد اس کو کلمۂ ایمان مفصل وایمان مجمل پڑھاتے ہیں۔طریقۂ ذکر بتاتے ہیں اور سلسلۂ تربیت جو اِن مرشد سے مہدی موعودؑ تک جاتا ہے پڑھاتے ہیں۔اس کو یاد رکھنے سے مرید کو فائدہ پہنچتا ہے۔تربیت ہونا یا مرید ہونا ایک ہی ہے۔

ترک تدبیر:

تارک الدنیا' مال ومعاش کے لئے کوئی تدبیر نہیں کرتا جس کو ترک تدبیر کہتے ہیں۔

تسمیہ خوانی یعنی بسم اللہ پڑھانا:

جب حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی عمر مبارک چار سال' چار ماہ اور چار دن کی ہوئی تو حضرتؑ کے والد میاں سید عبداللہؒ نے دعوت کی تیاری کی۔اور حضرت مخدوم شیخ دانیالؒ نے امامنا کو بسم اللہ پڑھائی آمین کہنے کے لئے خدا کے حکم پر حضرت خضر علیہ السلام تشریف لائے تھے۔حضرت مہدی موعودؑ کی تسمیہ خوانی کے اس مبارک عمل پر آج بھی عمل جاری ہے۔گروہ مقدسہ ہی میں سورہ فاتحہ پڑھاتے ہیں اس کے بعد ہی قرآن شریف کی تعلیم شروع کی جاتی ہے۔بچہ ہو یا بچی تسمیہ خوانی کے بعد مدرسہ کو بھجوایا جائے تو معصوم بچے یا بچی علم کا بوجھ برداشت کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔اس سے پہلے تعلیم دی جائے تو معصوم ذہن پر بار ہوتا ہے۔

تسویت:

یعنی برابری کو کہتے ہیں۔تسویت کا لفظ جب خاتمین علیہم السلام کے لئے کہا جائے تو اس کا مطلب حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ اور حضور پرنور میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کے درمیان مکمل برابری ہے۔تسویت خاتمین کی بات نہ صرف گروہ مقدسہ میں مروج ہے بلکہ امامنا علیہ السلام کے پہلے کے اکابرین اہل سنت مثلاً حضرت علامہ ابن سیرینؒ ' حضرت شیخ محی

الدین ابن عربیؒ (مبشر مہدیؑ بہ پہلوان دین) وغیرہ تسویت خاتمین علیہم السلام کے قائل تھے۔ خاتمین علیہم السلام کے درمیان تو بال برابر کا فرق نہ جاننا ضروری ہے۔ تسویت کا لفظ جب سیدینؓ کے لئے کہا جائے گا تو اس کا مطلب حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ اور حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ بدل ذات مہدیؑ کے درمیان مکمل برابری سے ہے۔ ہر دو ذوات میں تسویت اور برابری میں بال برابر کا فرق نہ جاننا چاہئے۔ تسویت کے معاملہ میں حضرت بندگی ملک الہداد خلیفہ گروہؓ کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ " خدا کے حکم سے خاتمینؑ برابر اور مہدیؑ کے حکم سے سیدینؓ برابر ہیں۔ مصدق جب اتنا جان کر اور مان کر ذکر اللہ میں مصروف ہوجاتا ہے تو اس سے اس کا ہی بھلا ہوتا ہے اور اگر کوئی اس سے ہٹ کر بات کرے یا سنے تو لازماً اس مصدق کا وقت ضائع ہوگا اور وہ ذکرِ خدا سے غافل ہوجائے گا بلکہ خدا سے دوری ہوجائے گی۔

تعین:

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے تعین کو لعین فرمایا ہے۔ ہمارا یہ مقدس گروہ متوکلین کا گروہ ہے۔ یہاں پر متوکل یعنی تارک الدنیا حضرات صرف اللہ ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ کوئی بندھی ہوئی، مقررہ یا معین آمدنی شانِ توکل کے خلاف ہے۔ اس لئے تعین کو لعین فرمایا گیا ہے۔ مہدی موعود علیہ السلام نے اپنے منکروں کے تعلق سے فرمایا کہ یہاں تعین نہ ہونے سے یہ لوگ نہیں آتے۔ اگر تعین ہوتا تو ضرور آتے اور مہدوی ہوتے۔ بہرحال تعین توکل کی ضد ہے۔ اس لئے مقررہ اور بندھی ہوئی آمدنی ہمارے پاس فقرائے کرام کے لئے ممنوع ہے۔ تعین کی وجہ سے درجات گھٹتے ہیں اور پرواز میں کوتاہی آجاتی ہے اس لئے متوکلین تعین کو سخت ناپسند فرماتے ہیں۔

جماعت خانہ:

بزرگان دین جو ہجرت میں رہا کرتے تھے جہاں کہیں قیام رہتا وہاں پر مسجد کی تعمیر کے بجائے جماعت خانہ بناتے تھے تاکہ بندگان خدا اس جگہ رہ کر نماز اور ذکر کی پابندی کرسکیں۔

حجرہ:

مسجد سے متصل یا مسجد سے باہر ایک کمرہ ہوتا ہے جو حجرہ کہلاتا ہے۔اس میں مرشد بعد ادائی نماز و بعد ادائی ذکر مسجد سے اس حجرہ میں آ جاتے ہیں۔ کچھ آرام بھی فرما لیتے ہیں اور آنے والے ملاقاتیوں سے ملاقات بھی کر لیتے ہیں۔ و نیز مرشد کا کھانا پینا بھی اسی حجرہ میں رہتا ہے۔

حدود کسب:

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ان مصدقین کے لئے جنہوں نے ابھی ترک دنیا نہیں کی اور حالت کسب میں ہیں ان کے لئے دس حدود کسب مقرر فرمائے ہیں۔

(۱) کسب کرے ، کسب پر نظر نہ کرے ۔یعنی جس ذریعہ سے آمدنی ہو یہ خیال نہ کرے کہ اگر یہ ذریعہ ختم ہو جائے تو کیسا ہوگا اور میں اور میرے گھر والے کیا کھائیں گے؟ بلکہ اللہ کی عطا پر نظر رکھے کیونکہ اگر یہ ذریعہ چھوٹ جائے تو اللہ تعالیٰ دوسرے ذریعہ سے اس کو رزق دے گا۔

(۲) پانچ وقت کی نماز با جماعت ادا کرے ۔یعنی نماز پنجگانہ اپنی مسجد میں اپنے امام کی اقتداء میں جماعت سے ادا کرے۔نوکری، کاروبار یا اور کوئی ذریعۂ معیشت ہو نماز کے لئے چھوڑ کر آ جائے اور نماز کے بعد پھر اس کام میں مشغول ہو جائے۔ جماعت کی نماز کاسب کے لئے ضروری ہے۔

(۳) ہمیشہ اللہ کا ذکر کرے . یعنی چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، کثرت سے اللہ کا ذکر کرے۔غفلت نہ آنے دے۔

(۴) حرص نہ کرے . تھوڑی سی غذا اور ستر عورت پر اکتفا کرے یعنی کاسب کے لئے حرص نامناسب ہے۔صرف جائز اور اکل حلال کی جستجو کرے اور حدود کی پابندی کرتا رہے۔

(۵) پورا عشر خدا کی راہ میں دے . آمدنی جائز ہو اور اس کا دسواں حصہ عشر

ہوتا ہے۔ مثلاً سو روپئے کمائے ہوں تو دس روپئے راہ خدا میں دے۔ اس طرح پوری کمائی پاک ہوجاتی ہے۔ اور خدائے تعالیٰ اس کی برکت سے نقصانات سے اور پریشانیوں سے بچاتا ہے۔ عشر ادا کرنے والے کے دل سے دنیا کی اور مال کی محبت دور ہوجاتی ہے جو بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۶) طالبان خدا کی صحبت میں رھے۔ طالبان خدا کی صحبت میں رہنے سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد آتی ہے۔ اور سچی طلب اور سچا عشق کا سب کو آئندہ دنوں کے لئے یعنی فقیری کے لئے مددگار ہوتے ہیں۔

(۷) ھمیشہ اپنی ذات پر ملامت کرے۔ ہر شخص کو سب سے زیادہ اپنی ذات سے محبت ہوتی ہے اور ذات کی محبت سے خدا کی محبت نہیں پیدا ہوسکتی۔ جب ذات پر ملامت کرے گا تو خود سے کراہیت آئے گی اور خدا کا فضل ہوتو خدا کی محبت اس کے دل میں جاگزیں ہوجائے گی۔

(۸) ھردو وقت کی حفاظت کرے یعنی نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور عصر کی نماز کے بعد عشاء تک اللہ کا ذکر کرے (باجماعت اور مصلے پر بیٹھ کر)

(۹) اذاں کے بعد کام کرنا جائز نھیں اگر کام کرے تو وہ کسب حرام ھے۔

(۱۰) زبان سے جھوٹ نہ کہے، جو کچھ قرآن میں آیا ھے سب پر عمل کرے، ممنوعات سے پرھیز کرے۔

حظیرہ:

گروہ مقدسہ میں قبرستان نہیں کہا جاتا بلکہ حظیرہ کہا جاتا ہے۔ حظیرہ کے سلطان ہوتے ہیں جو اپنے وقت کے کامل ترین بزرگ ہوا کرتے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا انعام، فضل اور نور ہر روز جاری رہتے ہیں اور یہ انعام، فضل اور نور مدفون حضرات کو بھی مل جاتے ہیں۔ اور ذکر اللہ کی

مداومت ہمارے حظیروں کا خاصہ ہے۔اس لئے مہدوی کہیں دور بھی رہے اس کی تمنا رہتی ہے کہ اپنے ان بزرگوں کے قدموں میں یعنی حظیرے میں اس کو جگہ ملے۔اس کی تدفین کی جائے۔

خاتمین علیھم السلام:

خاتمین علیہم السلام سے مراد حضور پرنور رسول اللہ ﷺ اور حضور پرنور مہدی علیہ السلام ہیں۔دونوں ہستیاں صورت میں' سیرت میں' خلق میں' صبر میں' دعوت میں غرض ہر معاملہ میں یکساں شان والی اور ہو بہو ہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں ہر دو خاتمین علیہم السلام مساوی المرتبہ ہیں بال کے برابر بھی فرق نہیں ہے۔تسویت خاتمین حق ہے' کوئی افراط وتفریط (زیادتی یا کمی)نہیں ہے۔

خاتونِ ولایتؓ :

مہدی موعود علیہ السلام کی دختر بی بی خونزا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خاتون جنت ولایت یا خاتون ولایت کہا جاتا ہے۔آپؓ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی زوجہ محترمہ ہیں۔اور حضرت بندگی میاں سید محمود سیدنجی خاتم المرشدینؓ کی والدہ ماجدہ ہیں۔آپ کا مدفن کھانبیل شریف میں ہے۔

خادم:

پیر کے ساتھ خادم ہوتا ہے۔جو کوئی مصدق اپنے آپ کو گروہ مقدسہ کے کسی پیر کے ساتھ جوڑ لیتا ہے یعنی مرید ہوجاتا ہے تو خود کو خادم کہتا ہے یعنی خدمت کرنے والا اور حکم بجالانے والا ہے۔خود کو خادم کہنا تو نیستی و عاجزی کی دلیل ہے۔مرشدین کی طرف سے بھی مریدین کے لئے خادمین یا خدماء بولا جاتا رہا ہے۔یا مریدین بھی بولا جاتا ہے۔خادم جب بیعت ہوجاتا ہے تو اس کا مطلب وہ پیر کے ہاتھ پر بک جاتا ہے۔

خدا طلبی:

حضور مہدی موعود علیہ السلام نے مصدقین کو خدا کی طلب رکھنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا طالب مولیٰ مذکر' یعنی خدا کا طالب مرد ہے۔ خدا کی طلب میں کوئی خاتون سچی اور صادق ہے تو اس کا مرتبہ مرد سے کم نہیں ہے۔ طالبان خدا' خدا طلبی کی بدولت دنیا سے کنارہ کش رہتے ہیں اور اپنی ہستی کو ہیچ سمجھتے ہیں۔

خدائے تعالیٰ کی راہ کے حجابات:

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ خدائے تعالیٰ کی راہ کے چار حجابات ہیں (۱) دنیا (۲) خلق (۳) نفس (۴) شیطان۔ چونکہ دو اس کے اختیار میں ہیں یعنی دنیا و خلق ان کو ترک کرے۔ نفس اور شیطان اس کے اختیار کے باہر ہیں اور ان کو دیکھ بھی نہیں سکتا اس لئے ان سے خدا کی پناہ مانگتا رہے۔

خودی کو کھانا:

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا فقیرانِ خدا خودی کو کھاتے ہیں۔

خوشنودیٔ مرشد:

مرشد اگر مرید پر خوشنود ہو تو برسہا برس کے بے پیر عبادت گزار کے برعکس بہت جلد راہ مولیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔ مرشد کی خوشنودی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب مرید عبادت ذکر وفکر کرے اور درمیان میں اپنے آپ کو یا اپنے نفس کو نہ لائے۔ سخت جد و جہد کرے اور مرشد کی بتائی ہوئی باتوں پر پورے سچے دل سے عمل کرے تب ہی خوشنودیٔ مرشد اس کو حاصل ہوتی ہے۔

خوندکار:

یہ لفظ خداوندِ کار کا مخفف ہے۔ صاحب دائرہ کا یہ لقب ہوا کرتا تھا۔ جو تمام امور کا سربراہ ومختار ہوتا۔ مہدویوں میں مشائخ' پیر' مرشد اور ملاّ وغیرہ الفاظ کی گنجائش نہیں تھی۔ روحانی

تقدس اور فرد پرستی کی جگہ خوند کار جماعت کا خادم ہوتا تھا وہ جملہ امور معاشی ومعاشرتی ' اخلاقی ' تعلیمی ' اقتصادی کا ذمہ دار ونگراں ہوتا تھا۔ مہدوی شرکاء دائرہ اپنے روحانی ' معاشی ومعاشرتی پیشوا کو '' خوندکار '' (خداوندکار) کے نام سے مخاطب کرتے تھے۔ بنگلہ دیش میں بھی مہدوی رہتے ہیں اس کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ وہاں کے ایک صدر مملکت کا نام خوندکار مشتاق احمد بھی تھا۔

دائرہ :

گروہ مقدسہ مہدویہ میں دائرہ کانٹوں کی اس باڑھ کو کہا جاتا ہے جس میں مرشد عالی قدر فقرائے کرام ' مہاجرین کے ساتھ حدود یعنی شرائط واحکام دائرہ کی پابندی کے ساتھ رہتے تھے۔ جو کہ احکام وفرائض ولایت مصطفوی ﷺ کے عین مطابق ہیں۔

ان دنوں دائروں کا وہ نظم نہیں رہا اب تو مرشد کی مسجد ہی دائرہ کی ایک جھلک پیش کرتی ہے۔ لفظ دائرہ حظیروں کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

دُرّے :

مریدین ' مرشدین کے پاس آتے اور کبائر وصغائر گناہوں کا اعتراف کرتے ' کبائر پر مرشد کی طرف سے مرید کو دُرّے مارے جاتے۔ تاکہ گناہ دھل جائیں اور مرید آخرت کے ہونے والے عذاب سے بچ جائے۔ دُرّے مارنے کی روایت بھی گزشتہ صدیوں میں رہی تھی۔

دن دیہاڑے :

عمومی طور پر یہی لفظ بولا جاتا ہے۔ کسی کے انتقال کے بعد (کے دنوں کو) مثلاً تیسرا یا چوتھا ' دسواں ' بیسواں ' چہلم دن دیہاڑے کہلاتے ہیں۔ علاوہ ازیں سہ ماہی ' ششماہی ' نوماہی اور برسی کہے جاتے ہیں دن دیہاڑوں کی افادیت یہی ہے کہ ان مخصوص دنوں میں غریب غرباء اور رشتہ داروں کو مدعو کر کے کھلایا جاتا ہے۔ جس سے میّت کو ثواب پہنچتا ہے اور عذاب میں کمی ہوتی ہے۔

دنیا کی مستی:

امامنا علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ فلاں شخص شراب کے نشہ میں چلا آ رہا ہے۔ فرمایا شراب کی مستی ایک گھڑی میں اتر جاتی ہے یہ تو کیا ہے، بندہ کے حضور مستان دنیا آتے ہیں اور دنیا کی مستی چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

دوگانۂ تحیۃ الوضو:

وضو کرنے کے بعد بناء کسی بات چیت کے دو رکعت دوگانہ ادا کرنا یہ مہدی موعود علیہ السلام کی تقلید اور اتباع ہے۔ سجدہ میں جا کر دعا کی جاتی ہے۔ ہم کو امامنا کی تعلیم یہ ہے کہ خدا سے خدا کو مانگو۔ فرض نمازوں کے بعد بعض لوگ سجدہ میں جا کر دعا مانگتے ہیں جو غلط ہے صرف دوگانہ پڑھ کر سجدہ میں جا کر دعا مانگی جاتی ہے۔ مہدوی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگتے ہیں کیونکہ اس کی بھی ممانعت ہے۔ کسی فرض نماز یا سنت کے بعد سجدہ میں نہیں جانا چاہئے اس کے بجائے صرف دوگانہ تحیۃ الوضو پڑھ کر ہی سجدے میں جا کر دعا مانگنی چاہئے۔

دوگانۂ لیلۃ القدر:

شب قدر میں خصوصی طور پر دو رکعت دوگانہ کی جو نماز ہم پڑھتے ہیں وہ فرض ہے اور اس کے تعین کا یقین مہدی موعودؑ کے ذریعہ سے ہم کو ہوا۔ شب قدر رمضان المبارک کی چھبیسویں اور ستائیسویں رمضان کی درمیانی رات ہے۔ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ مہدی موعودؑ کے صدقہ اور طفیل سے شب قدر کی قطعیت دنیا پر ظاہر ہوئی۔ اور اس کی برکتیں مصدقین کے حصہ میں ہر سال آتی ہیں۔ جبکہ غیر مہدوی اس رات کی برکتوں سے انکار مہدی کی وجہ سے محروم رہتے ہیں۔

دھول یا دوگانہ:

اگر کوئی مصدق بے ترک مر جائے تو مرشد اس کی نماز جنازہ پڑھاتے یا مشت خاک

دیتے تھے۔ دونوں عمل ایک ساتھ نہیں کیا کرتے تھے اس کو ہمارے یہاں دھول اور دوگانہ سے جانا جاتا ہے۔ آج بھی بعض دائروں میں اس پر عمل جاری ہے۔

ذاکرین کے مدارج:

حضرت امامنا میراں سید محمد مہدی موعود علیہ السلام نے آٹھ پہر کے ذاکر کو مومن کامل فرمایا۔ پانچ پہر کے ذاکر کو مومن ناقص، چار پہر کے ذاکر کو مشرک اور تین پہر کے ذاکر کو منافق فرمایا ہے۔

ذکر خدا دواماً:

یعنی چوبیس گھنٹے اللہ کا ذکر، اس تعلق سے ارشاد باریٔ تعالیٰ ہے۔ ترجمہ: کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہر حالت میں خدا کا ذکر کرو (سورہ نساء) ذکر کثیر ہی سے ذکر دوام حاصل ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ترجمہ: اے مومنو خدا کا ذکر کثرت سے کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرتے رہو۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی برکت سے ذکر دوام عطا فرمائے گا۔ ترتیب ذکر اس طرح بیان فرمائی کہ

اول فجر تا دیڑھ پہر دن ہونے تک۔

ظہر سے عشاء تک یاد الٰہی میں بیٹھے۔

اور شب کو ایک پہر تین گھنٹے نوبت میں شریک رہے۔

ذکر ان اوقات میں بھی:

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص ان وقتوں میں خدا کو یاد کرے خدائے تعالیٰ اس کے دن اور رات کی بندگی کا اجر ضائع نہ کرے گا۔ (۱) اول فجر سے دن نکلنے تک (۲) عصر تا عشاء (۳) کھاتے پیتے وقت (۴) بیت الخلاء گئے جب بھی (۵) وظیفۂ زوجیت کے وقت (۶) سوتے وقت

ذکر خفی:

حضرت عثمان غنیؓ اور صحابہ رضی اللہ عنہم خیبر کے جہاد سے واپس ہوئے تو کلمہ بلند آواز سے کہا۔حضور ﷺ نے خفا ہوکر فرمایا۔تم اپنے دلوں کی طرف رجوع کرو کیونکہ تم نہیں پکارتے ہو کسی بہرے کو یا غائب کو بے شک تم پکارتے ہو اس کو جو سننے والا اور قریب ہے اور وہ تمہارے ساتھ اور قریب ہے۔پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ پسندیدہ ذکر کونسا ہے۔فرمایا ذکر خفی۔(ماخوذ از انصاف نامۂ حاشیہ شریف)

ذکر کی تاکید قرآنی آیات سے:

حضرت سید یعقوب سلیم صاحب مرحوم نے اپنی کتاب ''ہدایت'' میں ان آیتوں کو جمع فرمایا تھا۔جو ذکر اللہ کے تعلق سے قرآن مجید میں مذکور ہیں۔یہاں دس آیات ہیں جن میں سات آیات وہ ہیں جن میں راست مخاطب حضور پر نور ﷺ ہیں۔

(۱) وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعاً وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (الاعراف آیت ۲۰۵)

ترجمہ: اور اپنے پروردگار کو دل ہی دل سے عاجزی اور خوف سے اور پست آواز سے صبح وشام یاد کرتے رہو۔

(۲) وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ (الکہف آیت ۲۸)

ترجمہ: اور جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار کی عبادت کرتے ہیں اور اس کے دیدار کے طالب ہیں وہ چاہتے ہیں (اس کا چہرہ) ان کے ساتھ صبر کرتے رہو۔

نوٹ : یریدون وجه کا ترجمہ: وہ چاہتے ہیں اس کا چہرہ (یعنی خدا کا دیدار)

(۳) قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا (سورہ طٰہٰ آیت ۱۳۰)

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ سورج نکلنے سے پہلے (سلطان النہار) اور سورج غروب

ہونے سے پہلے (سلطان اللیل) اللہ کی تسبیح یعنی ذکر کیجئے۔

نوٹ: خاتمین علیہم السلام کے فرامین کی روشنی میں سب سے بڑی خوشی خدا کے دیدار سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

(۴) حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ (سورہ روم آیت ۱۷)

ترجمہ: اللہ کی تعریف اور تسبیح کرو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت تم کو صبح ہو۔

(۵) وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ (سورہ ق آیت ۳۹)

ترجمہ: جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کیجئے' آفتاب کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح (ذکر اللہ) کیجئے۔

(۶) وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلاً (سورہ المزمل آیت ۸)

ترجمہ: اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرو اس طرح اس طرف متوجہ ہو جاؤ ہر طرف سے بے تعلق ہو کر

نوٹ: یعنی سب سے ٹوٹ کر خدا کے ہو جاؤ۔

(۷) وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً (سورۃ الدہر آیت ۲۵)

ترجمہ: اپنے پروردگار کے نام کا صبح وشام ذکر کرتے رہو۔

ترتیب ذکر: اول فجر تا ڈیڑھ پہر دن ہونے تک۔ ظہر سے عشاء تک یاد الٰہی میں بیٹھے۔ اور شب کو ایک پہر (تین گھنٹے) نوبت میں شریک رہے۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے فرمایا۔ سالکانِ راہ حق وطالبان ذات مطلق نے ذکر خفی کو سب اذکار سے افضل بتایا ہے۔ کیونکہ ذکر خفی اور پاس انفاس کے بغیر ذاکر کا وجود ریا وخود بینی سے نہ تو پاک ہوسکتا ہے اور نہ ذکر دوام حاصل ہوسکتا ہے۔

زبان سے ذکر کی ممانعت بھی ہے کیونکہ یہ عالم ناسوت (جہاں بھول وغفلت کی زیادتی

ہوتی ہے) والوں کا عمل ہے۔ زبان سے ذکر میں غفلت کا امکان زیادہ رہتا ہے۔ کھانے پینے' کام کرنے کے وقت غفلت آ ہی جاتی ہے۔ غفلت سے بچنا ہو تو طالب مولیٰ کے لئے بلکہ سب کے لئے ذکر خفی لازمی ہے۔

حدیث قدسی: (۱) جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا اس کے لئے تنگ معیشت ہوگی اور قیامت کے دن ہم اس کو اندھا اٹھائیں گے۔ (۲) میرے غافلین انس (عشق و محبت الٰہی سے غافل رہنے والے) کو معلوم ہوتا کہ میری ذات انہیں نہ ملنے سے وہ کس نعمت سے محروم رہے تو اپنی شہہ رگوں کو کاٹ لیتے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ ''عشق خدا ذکر سے حاصل ہوتا ہے۔''

رخصت:

ہمیں عالیت پر چلنے کا حکم مہدیؑ ہے۔ رخصتوں کو رخصت ہی کر دینا چاہئے۔ عالیت کا مطلب تقویٰ ہے اور متقیوں کے تعلق سے قرآن مجید میں کئی بار آیا ہے۔ رخصت کا مطلب فتویٰ پر چلنا۔ مہدی موعودؑ نے فرمایا عالیت پر قدم رکھو پھسلیں تو رخصت پر آ کر ٹکیں گے اگر رخصت پر قدم رکھو اور پھسلے تو کہاں جا کر رکو گے۔ فرض کیجئے کہ کپڑوں پر پانی کے معمولی چھینٹے پڑ جائیں تو نماز پڑھ لی جا سکتی ہے۔ یہ فتویٰ ہے لیکن تقویٰ یہ ہے کہ ان معمولی چھینٹوں کو بھی دھولیا جائے۔

زر اور خاک برابر ھوجانا:

یعنی دل سے مال کی محبت دور ہو جانا' اور سونا اور مٹی دونوں ہماری نظر میں یکساں حیثیت ہو جانا یعنی ہماری نظر میں سونا اپنی قدر قیمت کھو کر مٹی کے برابر ہو جانا۔ سویت کی تقسیم کے وقت حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہؒ نے کرتے کی آستین کو ہتھیلی پر لا لیا اور سویت ہاتھ میں لی تا کہ دولت ہاتھ کو نہ لگے۔ والد بزرگوار حضرت بندگی میاں سیدنا یوسف بارہ بنی اسرائیلؒ نے دریافت فرمایا قاسم جی اس طرح کیوں لئے جبکہ میں تو بناء آڑ کے ہی لیتا ہوں۔ اس پر حضرت شاہ قاسمؒ نے جواب میں عرض کیا ''خوندکار کی نظر میں زر اور خاک برابر ہو گئے ہیں جبکہ بندہ کی نظر میں ابھی زر' زر ہے اور خاک' خاک ہے۔

ساٹھی عمر قضا:

جب تک نماز اور روزے کی قضاء کی جاسکتی ہے اس وقت تک ان کا کفّارہ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ عمر بھر جو نمازیں یا روزے فوت ہوتے ہیں ان کی قضاء آخری عمر تک ضروری ہے۔ انتقال تک بھی اگر نمازیں اور روزے قضاء کرنے کا موقع نہ ملے اور آئندہ صحت یاب ہو کر قضا کرنے کی امید نہیں ہے تو ان کے کفارہ میں ہر نماز کے بدلے ایک فطرہ دینا چاہئے۔ اسی طرح نماز وتر اور روزے کا بھی یہی حکم ہے۔

امام اعظمؒ کے پاس اگر میت کی وصیت موجود نہ ہو تو ورثاء پر کفّارہ کی ادائی واجب نہیں ہے۔ لیکن ورثاء میت کی طرف سے کفّارات ادا کردیں تو جائز ہے۔ اللہ نے چاہا تو میّت اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگی۔ اس کے برخلاف امام شافعیؒ کے پاس میت کی وصیت کے بغیر بھی ورثاء پر کفّارہ ادا کرنا واجب ہے۔

ڈیڑھ کیلو گیہوں کا ایک فطرہ ہوتا ہے اور ساٹھ فطروں کا ایک کفارہ اس لئے نو دکیلو گیہوں کا ایک کفارہ ہوا۔

کم از کم تین کفارے ادا کئے جائیں۔

مثلاً آج گیہوں کی قیمت بیس روپئے فی کیلو ہے تو تین کفاروں کی ادائی کے لئے

(۹۰) کیلو گیہوں x (۳) = (۲۷۰) کیلو x (۲۰) روپئے فی کیلو = ۵٬۴۰۰ (پانچ ہزار چار سو روپئے)

گیہوں یا نقد رقم فقراء[1] میں ہی تقسیم کئے جائیں جواز روئے نص لازم ہے۔ (۱) دیکھئے عنوان عشر صفحہ ۳۴

میت صاحب حیثیت تھی تو اس کے متروکہ میں سے کفارات ادا کئے جائیں اور اگر میت صاحب حیثیت نہیں تھی اور ورثاء اگر صاحب حیثیت ہوں تو ان کو ضرور کفارات ادا کرنا چاہئے۔ ورنہ مرنے والا ترک نماز و روزہ اور عدم ادائیٔ کفارہ پر عنداللہ ماخوذ ہوگا۔ اور اگر وارث ادا کردیں تو وہ خود بھی ثواب کے مستحق ہوں گے۔ اور میت بھی کفاراتِ واجبہ کی ادائی سے سبکدوش، عدم ادائی صوم وصلوٰۃ کے مواخذہ سے بری اور نجات و مغفرت کی مستحق ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس قوم مہدویہ میں قرآن مجید یا اس کا ہدیہ اور ساٹھی وغیرہ دینے کا جو طریقہ قدیم سے جاری ہے وہ حسب احکام شرع شریف ضروری، واجب العمل اور احکام خدا اور رسول کے عین مطابق ہے۔

(تلخیص: جوابِ استفتاء از حضرت مولانا سید نجم الدین صاحب قبلہؒ افضل العلماء۔ ماہنامہ نور حیات ماہ مارچ و اپریل ۱۹۶۸ء)

سُد ھارا:

گروہ مقدسہ میں کسی کے انتقال کے بعد فوری طور پر میت کی آنکھیں بند کی جاتی ہیں۔ سینے پر ہاتھ رکھے جاتے ہیں اور منہ قبلہ کی طرف کیا جاتا ہے۔ پیر بھی سیدھے کئے جاتے ہیں۔ اگر ان معاملات میں ذرا سی بھی دیر ہو تو جسم میں اکڑن ہو کر نرمی باقی نہیں رہتی۔ آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں ہاتھ سینے سے دور رہ جاتے ہیں۔ منہ کھلا ہوا رہ جاتا ہے۔ سر کا رخ بھی قبلہ کی طرف رہنے کے بجائے سیدھا چھت کی جانب رہتا ہے۔ اسی لئے بلا تاخیر سر، ہاتھ، پاؤں وغیرہ سیدھے کئے جاتے ہیں۔ اس کو سدھارا کہتے ہیں۔

سلطان اللیل وسلطان النهار:

لیل کے معنی رات اور نہار کے معنی دن، سلطان اللیل کا مطلب رات کا سلطان اور سلطان النہار کا مطلب دن کا سلطان۔ شام میں عصر تا عشاء سلطان اللیل ہے اور صبح فجر سے طلوع آفتاب تک سلطان النہار ہے۔ ہر دو وقتوں کی حفاظت اس طرح ہو کہ ان دونوں اوقات میں ذکر اللہ کیا جائے۔ با جماعت ذکر نہایت عمدہ بات ہے۔ اگر جماعت نہیں ہے تو پھر تنہا ہی ذکر کیا جانا ضروری ہے کیونکہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ہر دو وقتوں کی ذکر کے ساتھ حفاظت کا حکم دیا ہے۔ بلکہ اگر کسی فقیر سے ان دو وقتوں کی پابندی نہیں ہو رہی ہے تو اس شخص کو مہدی موعود علیہ السلام نے ''دین خدا کا فقیر نہیں ہے'' فرمایا ہے۔ کاسبین کے لئے بھی پابندی ضروری ہے جیسا کہ اس سے پہلے آپ نے حدود کسب میں سلطان اللیل وسلطان النہار کی پابندی کے تعلق سے پڑھا

سوال:

سوال تو کاسب کے لئے بھی برا ہے۔ فقیر کے لئے تو حرام ہے۔ حضرت ثانی مہدیؓ نے سوال کی تین قسموں کو بھی حرام فرمایا ہے سوال قولی' سوال فعلی اور سوال حالی۔ یعنی ایک تو سوال کر کے مانگ لینا۔ دوسرا مانگنے والا کسی کو دیکھ کر عبادت وریاضت میں اضافہ کرلینا تا کہ آنے والا اس کو دیکھ کر کچھ دے دے یا اشارتاً مانگنا الغرض تینوں صورتیں حرام فرمائی گئی ہیں۔

سویت:

دائروں میں جو بھی نقد یا جنس اللہ کے نام پر آتا تو فقرائے کرام میں مساوی طور پر یا کسی کو ضرورت کے تحت کچھ اضافہ دیا جاتا تھا اس کو سویت کہتے ہیں۔

شکنندہ فقیری:

فقیری کو توڑنے والے بارہ امور ہیں یہ امور از روئے احکام قرآن ورسول ﷺ اور مہدی علیہ السلام حسب ذیل ہیں۔ یعنی حکم صحبت کو زائل اور حق ارشاد کو ساقط کرتے ہیں۔ (۱) زنا (۲) سودخوری (۳) جوا (۴) خون ناحق (۵) کسی شریف مرد یا عورت پر بہتان (۶) تعین اختیار کرنا (متعین اور مقررہ آمدنی کی صورت نکال لینا) (۷) رشوت دینا یا لینا (۸) جادو کرنا یا کروانا خواہ کسی کی جان لینے کے لئے ہو یا دل پھیرنے کے لئے (۹) چوری (۱۰) تین روز پے در پے مزدوری کرنا (۱۱) دنیاداروں سے سوال کرنا (۱۲) نشہ آور چیزیں استعمال کرنا۔ ونیز مہدی موعود علیہ السلام نے اس فقیر کو جس نے سلطان اللیل اور سلطان النہار کی پابندی نہیں کی اس کو بھی دین خدا کا فقیر نہیں ہے فرمایا ہے۔

شہادت:

خدا کی راہ میں مارے جانا شہادت ہے۔ شہید زندہ ہوتے ہیں۔ شہیدوں کے تعلق

سے حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ مفہوم حدیث شریف یوں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کو پانچ باتوں سے ممتاز فرمایا ہے جو انبیاء اور اولیاء میں کسی کو عطا نہیں ہوئیں۔

☆ انبیاء علیہ السلام کی مبارک روح کو ملک الموت قبض کرے گا (کرتا آیا ہے) لیکن شہیدوں کی روح خدائے تعالیٰ اپنی قدرت سے جس طرح چاہے قبض کرے گا اور ان کی روحوں پر ملک الموت مسلط نہ ہوگا۔

☆ تمام انبیاء علیہم السلام کفن دیئے گئے اور میں بھی کفن دیا جاؤں گا اور شہداء کفن نہیں دیئے جاتے اپنے کپڑوں میں دفن کئے جاتے ہیں۔

☆ تمام انبیاء علیہم السلام جب انتقال کئے تو ان کا نام ''موتیٰ'' رکھا گیا اور میں بھی میت کہلاؤں گا۔ شہداء کو موتیٰ نہیں کہا جا سکتا۔

☆ تمام انبیاء کو قیامت کے روز شفاعت کی اجازت ہوگی میں بھی قیامت کے روز شفاعت کروں گا لیکن شہداء ہر روز شفاعت کر سکتے ہیں ان کو اختیار ہے جس کی چاہیں شفاعت کریں۔ (حوالہ کے لئے دیکھئے انصاف نامہ صفحات ۳۲۳ اور ۳۲۴)

شہادتِ مخصوصہ

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کی شہادت' شہادت مخصوصہ ہے۔ مہدی موعود کے بدل میں اللہ تعالیٰ نے بندگی میاںؓ کو منتخب فرما لیا تھا۔ حسب فرمان مہدیؑ بادشاہِ گجرات مظفر کی فوج کو پہلے روز شکست ہوئی میاںؓ فاتح رہے جنگ کے دور کے دوسرے روز میاںؓ کی شہادت ہوئی اور سر جدا' تن جدا اور پوست جدا کی خوش خبری پوری ہوئی۔

صحبت:

مرشد کی خدمت میں مرید کی حاضری صحبت کہلاتی ہے اور لوگ برسہا برس مرشد کی

خدمت میں رہتے تھے اور مرشد کی خوشنودی کے حصول کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے اور مرشد کے روبرو خود کو ہیچ سمجھتے تھے تب ہی وہ طلب خدا میں تیز گام ہوتے تھے۔ آج بھی جو ایسا عمل کرتے ہیں انشاءاللہ وہ کامیاب وکامران ہوتے ہیں۔

طالب:

طالبین کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں:۔

طالب مولیٰ مذکر"	خدا کا طالب مرد
طالب عقبیٰ مونث"	عقبیٰ کا طالب مونث
طالب دنیا مخنث"	دنیا کا طالب مخنث

طالب صادق کی صفات:

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے حکم کیا ہے کہ

ہر مرد وعورت پر خدا کے دیدار کی طلب فرض ہے جب تک کہ چشم سر سے چشم دل سے یا خواب میں خدا کو نہ دیکھے مومن نہ ہوگا۔

لیکن

طالب صادق جس نے

(۱) اپنے دل کی توجہ غیر حق سے ہٹالی ہو۔

(۲) اور اپنے دل کو خدا کی طرف لالیا ہو۔

(۳) ہمیشہ خدا کے ذکر میں مشغول ہو۔

(۴) دنیا اور خلق اللہ سے الگ ہو گیا ہو۔

(۵) اپنے سے باہر آنے کی کوشش میں ہو۔ ایسے شخص پر بھی حکم ایمان ہے۔

عُشر:

جائز آمدنی کا دسواں حصہ عشر کہلاتا ہے۔ عشر ان کو دیا جاتا ہے جن کے تعلق سے قرآن

میں آیا ہے کہ (تمہارا راہ خدا میں خرچ کرنا) ان فقیروں کے لئے ہونا چاہئے جو اللہ کے راستے میں ایسے گھر گئے ہیں (کسب معاش) کے لئے زمین میں دوڑ دھوپ کرنے کی سکت نہیں رکھتے۔ ان کے سوال سے بچنے کی وجہ سے ناواقف لوگ ان کو مالدار خیال کرتے ہیں تم ان کے چہروں سے ان کو صاف پہچان سکتے ہو وہ لوگوں سے اصرار کر کے نہیں مانگتے اور تم جو مال خرچ کرتے ہو تو اللہ کو اس کی خبر ہے۔ فقرائے مہدویہ کی یہی شان ہوتی ہے کہ وہ اللہ واسطے کسب کی تمام تدابیر سے دستبردار ہو چکے ہیں اور روزی کے لئے خدا ہی پر بھروسہ کر کے دوڑ دھوپ سے خود کو روک لیا ہے۔ سوال تو ان کے نزدیک حرام ہے تو ناواقف لوگ ان کو مالدار خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے چہروں سے فاقوں کی وجہ سے ان کو پہچانا جا سکتا ہے۔ ذلتِ سوال سے بچنے کے لئے کسی سے اصرار کر کے نہیں مانگتے۔ عشر کی رقم مرشدین کرام کے پاس آتی ہے اور مرشدین اس کو اپنے فقراء میں تقسیم فرما دیتے ہیں۔ دائروں کا یہی طریقہ کار رہا ہے۔ البتہ مرشدین کو عشر مانگنے سے حضرت ثانی مہدیؓ نے منع فرما دیا ہے۔

عطائے باری:

حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ نظام رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ عطائے باری ان وقتوں میں ہوتی ہے۔

(۱) مومن کو جب تکلیف پہنچتی ہے۔ (۲) جب مومن کا اخراج ہوتا ہے۔ (۳) جب مومن پر فاقہ پڑتا ہے۔

غرغرۂ مرگ:

روح نکلنے سے قبل کی کیفیت جو انسان پر طاری ہوتی ہے اس کو غرغرۂ مرگ کہتے ہیں۔ فرائض عملی میں پہلا فرض ترک دنیا اور نواں فرض غرغرہ لگنے سے پہلے حالت حیات میں توبہ کرنا ہے۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **مَنْ تَابَ اِلَی اللّٰہ قَبْلَ اَنْ یَغَرْغَرَہ قُبِلَ مِنْہُ** (از جامع الصغیر جلد دوم حافظ سیوطی مطبوعہ مصر صفحہ ۱۵۱) جو شخص اللہ کی طرف رجوع ہوا یعنی

توبہ کیا غرغرہ لگنے سے پہلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ بے ترک مرنے سے بہتر یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ آدمی کم از کم آخری وقت ہی ترک دنیا کرلے۔ ویسے ترک دنیا کی فرضیت اسی لئے ہے کہ مصدق حالت ہوش وحواس میں ترک دے اور اپنے وجود کو فنا کرکے اللہ کے دیدار کی آرزو میں رہے۔ خدا کا فضل ہوگیا اور دیدار ہوگیا تو یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

فاقہ:

گروہ مقدسہ میں فاقوں سے شہادتیں ہوئی ہیں اور جو لوگ فاقوں سے شہید ہوتے تھے ان کو دیدار خدا کی نعمت ملتی تھی اور قربت خداوندی جیسی دولت سے مالا مال ہوجاتے تھے۔ کیونکہ خون بہا قاتل کے ذمہ ہوتا ہے تو فاقوں سے شہید ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی تجلّی سے نوازتا ہے۔

فتوح:

بلاعلم واطلاع اچانک منجانب اللہ کسی شخص کے ذریعہ کوئی نقد یا جنس آجائے تو اس کو فتوح کہا جاتا ہے۔ مرشد اس کو فوری راہِ خدا میں خرچ کردینے کی سعی کرتے ہیں۔ حضرت بندگی میاں سید میراں ستون دینؒ نے فرمایا تھا۔ دکن میں فتوحات بہت ہیں یعنی اہل دکن مرشدین کی خدمت میں فتوح گزرانتے ہیں۔ البتہ فتوح کا انتظار ناروا ہے۔

مہدی موعود کے فرمان کا مفہوم یہ ہے کہ فتوح کا انتظار کرنے والا متوکل نہیں ہے۔

فرائض ولایت:

فرائض ولایت حضور پرنور محمد مصطفیٰ ﷺ کے مبارک اعمال سے راست جڑے ہوئے ہیں۔ مثلاً

ترک دنیا وتوکل: حضور ﷺ نے جب دعویٰ نبوت فرمادیا تو وصال تک بعض وقت کئی کئی دن فاقے ہوتے تھے بی بی عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں ایک بار تو تین مہینے تک چولہا نہیں سلگا تھا۔

حالانکہ ازواج مطہرات اور صاحبزادیاں تھیں۔ وفود آتے تھے' عزیز و اقارب بھی آتے تھے اس کے باوجود حضور ﷺ نہ تو کسب فرماتے تھے اور نہ ہی کوئی مستقل ذریعۂ روزگار تھا۔ دوسری بات اللہ نے کچھ دیدیا تو حضور ﷺ اس کو اسی وقت راہِ خدا میں تقسیم فرمادیا کرتے تھے۔ یہی ترک دنیا تھی اور یہی توکل تھا۔

ذکر دوام: حضور ﷺ کی ہر سانس اللہ کے ذکر سے معمور تھی۔ آپؐ نے فرمایا جس کا مفہوم یوں ہے کہ میری آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا (یعنی حالت خواب میں بھی آپؐ کا قلب پرانوار مصروف ذکر رہتا تھا)

طلب دیدارِ خدا : حضور ﷺ نے فرمایا نماز اس طرح پڑھو گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو اگر خدا کو نہ دیکھ سکو تو یوں سمجھو کہ خدا تم کو دیکھ رہا ہے۔ دو احادیث شریفہ کا مفہوم یوں ہے (۱) مومنوں کو خدا کے دیدار کے سوا راحت نہیں (۲) اپنے شکموں کو بھوکا رکھو' پیاسا رکھو (فقر وفاقہ پر صبر کرو) اور کپڑا نہ بھی ملے تو صبر کرو تا کہ تم اپنے رب کو دیکھ سکو۔

صحبت صادقین: اصحاب صُفّہ کو آپؐ سے دور نہ کرنے کا حکم الٰہی آیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تھا میری امت میں ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ رہنے کا مجھے حکم ہے۔

عزلت از خلق: حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایک لمحہ اللہ کے ساتھ میسر ہے کہ جس میں کسی نبی مرسل یا مقرب فرشتے کا گزر نہیں۔

ہجرت: حضور ﷺ نے عملاً مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔ مختصراً یوں سمجھئے کہ حضور مہدی موعود علیہ السلام نے مصدقین کو حکم دیا کہ حضور ﷺ کے مبارک اور پرنور قدموں کے نیچے کی خاک تمہاری آنکھوں کا سرمہ بنے اور تم عمل کئے جاؤ۔ چین کے مہدوی آج بھی ہجرت میں ہیں ہر چھ ماہ بعد وہ جگہ چھوڑ دیتے ہیں اور سارا ساز وسامان بھی۔ (حضرت سید یعقوب سلیم صاحب مرحوم کی کتاب ''ہدایت'')

دیگر لوگ صرف حضور ﷺ کے اقوال مبارکہ پر چلتے ہیں جبکہ ہمارا کام ہے کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے مبارک اقوال اور افعال کی پیروی کریں اور احوال کی آرزو رکھیں۔

فقیر:

جس نے دنیا کو ترک کر دیا ہے وہ فقیر ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے اور دنیا کو ترک کرنا یعنی ترک دنیا کرنا تمام عبادتوں کا سر ہے۔ ترک دنیا یعنی فقیر ہو جانے کے بعد ان چیزوں کو چھوڑ دینا پڑتا ہے۔ ترک خودی، ترک عزت، ترک لذت، ترک شرک خفی و جلی، ترک کفر ظاہری و باطنی، ترک نفاق، ترک رسم، ترک عادت، ترک بدعت، ترک ریا، ترک اخلاق ذمیمہ (بُرے اخلاق کو ترک کرنا)

ان کے علاوہ فقیر کے لئے ان چیزوں کو چھوڑنا ضروری ہے۔

(۱) کھیل (۲) تماشہ (۳) زینت (۴) باہمی فخر (۵) کثرت اولاد۔

علاوہ ازیں ترک متاع حیات دنیا بھی ضروری ہے۔ مثلاً عورتیں، بیٹے، چاندی کے ڈھیر، سونے کے خزانے، گھوڑے، چوپائے، کھیت، (ملاحظہ ہو پارہ سوم دسواں حصہ)

مہدی موعودؑ کے حکم پر ترک دنیا کر دینے کے بعد خدا کے فضل سے فقیر سے یہ تمام چیزیں از خود دور ہوتی چلی جاتی ہیں اور وہ حقیقی تارک الدنیا اور فقیر کہلا سکتا ہے۔

فقیر اور ان کی پگڑی:

قوم میں ایک مقولہ یا محاورہ بولا جاتا ہے کہ فقیر کی پگڑی تیڑھی کہنے سے ایمان چلا جاتا ہے۔ یہ بات بالکل سچ ہے کیونکہ جب ہم دوسروں کے عیبوں پر نظر کرتے ہیں اور لوگوں کے سامنے کہتے رہتے ہیں تو اپنی اصلاح سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اور ہمارا نفس ہمیں مسلسل یہی اُکساتا ہے کہ ہم دوسروں کی برائی ہی کرتے رہیں۔ اور فقیر کا مقام و مرتبہ خدا ہی جانتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ کسی کو بھی برا کہنا چھوڑ دیں خاص کر فقرائے کرام یا مرشدین کرام کو ہرگز کچھ نہ

کہیں۔اس کے بجائے اپنے اعمال کا جائزہ لیتے رہیں اوراپنے عیبوں پر تائب ہوتے رہیں اور آئندہ کے لئے پرہیز کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

فقیری کے احکام:

جوکوئی ترک دنیا کرے اور طالب دیدار ہواس کے لئے احکام یہ ہیں کہ دنیاداری سے گھر بار سے ہجرت کر کے طالبان خدا کے دائرہ میں جائے اور مرشد دائرہ کے روبرو گناہوں سے توبہ اور اللہ کے واسطے ترک دنیا کا اقرار کرے اور بیعت کر کے مرشد کی صحبت میں رہے اور مرشد کی اجازت کے بغیر دائرے یا مسجد کے احاطے سے باہر قدم نہ رکھے۔اور تمام دنیاوی علائق سے پاک ہوجائے۔اس طرح کہ کسی جگہ کے نوکروں یا وظیفہ خواروں میں یا زمینداروں یا منصبداروں یا انعام پانے والوں میں اس کا داخلہ نہ رہے ورنہ اس کا اقرار طلب خدا باطل ہوگا۔اور فقیر دین خدا ہونا اس کا ثابت نہ ہوگا۔اور ترک علائق دنیوی کی طرح ترک تدبیر روزی اور ترک تردد معاش (معاش کی فکر چھوڑ دینا) فقیر دین خدا کی صحبت کی شرط ہے۔پس اگر بعد اختیار فقیری یعنی بعد اقرار ترک دنیا' طلب دیدار خدا کوئی شخص آج کچھ کل کچھ کر کے پے در پے تین روز کوئی تدبیر روزی کرے فکر معاش میں ایک روز کامل مرشد کی صحبت سے جدا ہوجائے تو اس صورت میں اس کے لئے حکم فقیری باقی نہیں رہے گا۔اور حکم صحبت ماقبی (پچھلا) زائل ہوکر از سرنو عہد صحبت لازم ہوگا۔اس باب میں نقول شریفہ' حاشیہ وغیرہ میں مذکور ہیں۔

فقیر (صحبتی وسندی)

ترک دنیا کر دینے کے بعد مرشد کی صحبت میں آنا ضروری ہوجاتا ہے۔اور مرشد اپنی صحبت میں رکھ کر ان نئے آنے والوں کی انا کو دور فرمادیتے ہیں۔صحبت فقیر کے لئے بھی ضروری اور ہونے والے مرشد کے لئے تو اور زیادہ ضروری ہوتی ہے۔مرشدین کرام جانتے ہیں کہ نفس کی مکّاریاں کیا ہوتی ہیں اور ان کو کس طرح ختم کیا جاتا ہے۔صحبت میں کافی عرصہ گزارنے کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انا وخود پرستی ختم ہوجاتی ہے۔ونیز احساسات کمتری وبرتری کو بھی مکمل ختم کر دیا جاتا

ہے۔ کیونکہ مرشدین جوعلم النفس کے ماہر ہوتے ہیں بخوبی جانتے ہیں کہ صحبت میں رہنے والے اورکل کے ہونے والے مرشد میں احساسات کمتری یا برتری رہ جائے تو پھراس میں بہت سی مذہبی اورنفسیاتی خرابیاں موجود رہیں گی۔ مثلاً خدا سے بے خوفی' فرائض وواجبات میں کوتاہی' اپنے مریدین ومتوسلین پر بے جاحکم چلانا' ایذا رسانی' ضداوراذیت پسندی اورسنگدلی اس کے علاوہ بے جاقسم کی اکڑ' خاندان پرستی اورعمل عملیات کا کاروبار(مفہوم فرمان مہدیؑ ''جو سفید کاغذ کو کالا کرے وہ میرا نہیں'') وغیرہ وغیرہ۔ الغرض صحبت میں رکھ کر وقت رخصت اس کو سند بھی دی جاتی ہے۔ پہلے تو تحریری طور پر دی جاتی تھی آج کل زبانی طور پر ہی فرمادیا جاتا ہے۔ اس طرح ہونے والے مرشد کواس صحبت سے اورسند سے فائدہ ہوتا ہے اوروہ مریدین کے لئے مفید اور راحت رساں رہتا ہے۔ ایسے ہی شخص کو صحبتی اورسندی فقیر کہا جاتا ہے۔ اگر اتفاق سے بنا صحبت وسند کے کوئی مرشد بن جائے یا بنادیا جائے تو ایسے مرشد کے لئے اوراس سے وابستہ مریدین کے لئے بھی مصیبتوں اورتکالیف کا فلڈ گیٹ کھل جاتا ہے جس کی زد میں مرشد بھی آجاتا ہے اور مریدین بھی' لہذا صحبت وسند ضروری ہے۔ تیرنے سے ناواقف خود بھی ڈوبتا ہے اوراس کی مدد لینے والے کو بھی ڈبودیتا ہے۔

فیض:

فیض کے حاصل ہونے کے لئے بزرگان دین جو آرام فرماہیں ان کے قدموں میں حاضری دی جاتی ہے۔ اوران بزرگوں کی نظرکرم ہم پر پڑ جائے تو فیض مل جاتا ہے۔ جس کا راست فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے دل میں دنیا کی محبت سرد ہوکر اللہ کی محبت بڑھ جاتی ہے۔ حصول فیض کی دوسری صورت موجود مرشد کی خدمت میں حاضری دی جاتی ہے اوران کی صحبت میں رہا جاتا ہے۔

قاعدین:

قاعدین جمع ہے قاعد کی یعنی وہ فقیر جوترک دنیا کردینے کے باوجود ہجرت سے باز رہا' امامنا علیہ السلام نے فرمایا جن لوگوں نے ہجرت نہیں کی ان سے دوستی مت رکھواوران کے گھر بھی مت جاؤ۔

قدم بوسی:

قدمبوسی کے جواز کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ حضور پرنور ﷺ کی قدم بوسی اور دست بوسی کی گئی۔ اور آپؐ نے منع نہیں فرمایا۔ آپ کے بعد بھی قدم بوسی کا سلسلہ جاری رہا۔ قوم مہدویہ میں بھی قدم بوسی جاری ہے۔ اس تعلق سے ہم حضرت سید خدا بخش رشدی صاحبؒ کے رسالۂ نافعہ سے جواز قدمبوسی پر چند سطور لکھ رہے ہیں۔

حضرت رسول اللہ ﷺ کے خلفائے راشدینؓ کے زمانہ تک علی العموم ایک دوسرے کو بغیر سر جھکائے کے اسلام علیکم کہنے کا ہی رواج تھا۔ لیکن جب مسلمان سلاطین نے عجمی سلاطین کے طریقہ پر سلام لینا شروع کیا اور دنیادار حکام کو جھک جھک کر سلام کرنے پر مسلمان مجبور ہوئے تو ان کے مقابلہ میں ائمہ دین کی تعظیم قدم بوسی سے کرنے لگے۔ تب ہی سے اہل فضل ہستیوں کی قدم بوسی کا عمل عام ہوا۔ پس برابر والوں کو السلام علیکم کہنا اور بزرگوں کی قدمبوسی دونوں آئین اسلامی ہیں ان میں کوئی چوں و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔

قطعی جنتی:

دور نبوتؐ کے قطعی جنتی حسب ذیل حضرات تھے۔

(۱) حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ (۲) حضرت سیدنا عمر فاروقؓ (۳) حضرت سیدنا عثمان غنیؓ (۴) حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہؓ (۵) حضرت سعد ابن ابی وقاصؓ (۶) حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ (۷) حضرت زبیر بن العوامؓ (۸) حضرت سعید بن مسیّبؓ (۹) حضرت طلحہؓ (۱۰) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ

دور ولایتؑ کے قطعی جنتی حسب ذیل حضرات تھے۔

(۱) حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؓ (۲) حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ (۳) حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ نعمت مقراض بدعتؓ (۴) حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ

نظام دریائے وحدت آشامؓ(۵) حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ دلاورؓ(جن کی ہتھیلی میں دنیا رائی کا دانہ تھی اور مہدی موعودؑ نے جن کو اشرافوں سے بڑھ کر اشراف فرمایا تھا)(۶) حضرت بندگی ملک برہان الدین ؓ(۷) حضرت بندگی میاں عبد المجید نورنوشؓ(۸) حضرت بندگی میاں شاہ امین محمدؓ(۹) حضرت بندگی میاں ملک معروفؓ(۱۰) حضرت بندگی میاں ملک گوہر ؓ(۱۱) حضرت بندگی میاں یوسف خداوندخانیؓ(۱۲) حضرت بندگی میاں ملک جی شہزادہ لاہوتؓ

قوم:

قوم سے قوم مہدویہ مراد ہے۔ کیونکہ اللہ نے جس قوم کو لانے کا وعدہ فرمایا تھا اور جو قوم وسط امت میں آئی وہ قوم مہدویہ ہے۔ ہم مہدوی قوم ہیں نا کہ فرقہ۔ مہدی موعود علیہ السلام نے قوم بھی فرمایا اور گروہ بھی فرمایا چنانچہ ہمارے ہاں خلیفہ گروہؓ مجتہد گروہؓ اور سالارِ گروہؓ کی اصطلاحات ملتی ہیں۔ اس طرح گروہ کا بلاوا بھی مشہور ہے۔

قید قدم:

عزلت اور گوشہ نشینی اس وقت حاصل ہوسکتی ہے جب قدموں کو قید کرلیا جائے۔ میلے، ٹھیلے، جلسے، جشن، بلا وجہ کی میل ملاقات، دنیا داروں کے پاس آمد ورفت جس میں کوئی دینی فائدہ نہ ہو الغرض ان تمام باتوں سے رک جانا قید قدم ہے۔ قید قدم کی وجہ سے ذکر وفکر کے لئے وقت بھی ملتا ہے اور یکسوئی بھی حاصل ہوتی ہے اس کے برعکس قید قدم کی پابندی نہ ہوتو وقت ضائع ہوجاتا ہے۔ اور پھر جو حیات مستعار ملی ہے اگر یہ سانسیں روک لی گئیں تو ہم اس موقع کو ضائع کردیں گے جس سے خدا کا فضل ہوتو خدا کا تقرب حاصل ہوسکتا تھا۔ مہدی موعود علیہ السلام نے دم اور قدم کی حفاظت کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس سے یہی مطلب ہے کہ ہر سانس اللہ کے ذکر سے آئے اور جائے اور قدم کی حفاظت یوں ہو کہ عزلت اور گوشہ نشینی اختیار کی جائے سوائے ضروری اور ناگزیر مواقع کہ دائرہ یا مسجد یا اپنے گھر سے باہر نہ جائیں۔ فقرائے کرام کے لئے قید قدم نہایت ضروری ہے۔

کاسب :

وہ مصدق جو حالت کسب میں ہے یعنی روٹی روزگار کے لئے دوڑ بھاگ کرنے والا ہو کاسب کہلاتا ہے۔اور کاسب کے لئے حدودکسب کی پابندی لازمی ہے۔کاسب نے خدا کے فضل سے حدودکسب (تفصیلات پچھلے صفحات پر گذر چکی ہیں) کی پابندی کرلی تو انشاء اللہ اس کے لئے فقیری جوفولاد کے چنے کہلاتی ہے' آسان ہوجاتی ہے۔

کبڈی:

جنگ بدر ولایت جو کھانبیل میں ہوئی تھی ۔ بادشاہ گجرات مظفر کی فوج جو ہزاروں سپاہیوں پر مشتمل تھی اور جس کے ساتھ فوجی ہتھیار وساز وسامان تھا اور دوسری طرف حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ اور آپ کے سو نہتے فقراء تھے لیکن حسب فرمان مہدی موعود علیہ السلام میاںؓ پہلے روز فتح یاب ہوئے اور جنگ کے دوسرے روز حسب فرمان مہدی موعودؑ بندگی میاںؓ کی شہادت بمقام سدراسن شریف میں ہوئی۔اس جنگ سے پہلے حضرت بندگی میاںؓ نے کبڈی کھلائی تھی۔شوال کی بارہویں شب کو بعد نماز عشاء آپ نے حاضرین سے خطاب فرمایا ''دشمن سر پر آ گیا ہے۔اور کل اس سے تم کو مقابلہ کرنا ہے اور اللہ کے راستے میں مہدی موعود علیہ السلام کی خاطر سر کٹانا ہے اور جان دینا ہے۔اس لئے آج کبڈی کھیل کر ہمیں تمہاری چستی' چالاکی' شجاعت وصداقت اور ایمان کی قوت دکھاؤ۔ یہ فرما کر حضرت بندگی میاںؓ نے پوری جماعت کو دو حصوں میں بانٹ دیا۔اپنے فرزند بندگی میاں سید جلال الدینؒ کے ساتھ ان لوگوں کو دیا جو شہادت کا جام پینے والے تھے۔اور دوسرے فرزند حضرت بندگی میاں سید شہاب الدین شہاب الحقؒ کے ساتھ ان لوگوں کو دیا جو غازی ہونے والے تھے۔دونوں فریق دو طرف کھڑے ہو گئے اور حضرت بندگی میاںؓ شوق سے اس کا نظارہ کرنے لگے۔

حکم کی دیر تھی طرفین سے کبڈی شروع ہوئی ان میں ہر ایک پہلوان برق کی چالاکی رکھتا

تھا۔ الٹ پلٹ اس طرح تھی گویا آنکھ میں پتلی پھرتی ہے۔ غرض کہ ہر شخص نے کشتی وقوت کا مظاہرہ کیا کہ حضرت بندگی میاںؓ نے خوش ہوکر فرمایا کل ایسی ہی قوت ایمانی دکھانا اور مخالف پر ایسے ہی ہاتھ جما کر شجاعت و مردانگی کے جوہر دکھانا۔

کبڈی کا بہرۂ عام:

۱۲/شوال المکرّم ۹۳۰ھ کو جنگ بدرولایت کے پہلے روز میاںؓ فاتح رہے تھے البتہ اس روز اکتالیس فقرائے عزیمت شعار نے جام شہادت نوش فرمایا تھا۔ اس لئے ۱۱/شوال کو ہر سال بہرۂ عام کی جاتی ہے وہ کبڈی کی بہرۂ عام کے نام سے معروف ومشہور ہے۔

کشف:

کسی بات کی من جانب اللہ اطلاع کشف کہلاتی ہے۔ لیکن ہمارے ہاں کشف وکرامت کا اظہار نہیں کیا جاتا۔ کرامت کو حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ملامت فرمایا ہے۔ صاحب کشف بزرگان دین نے کبھی بھی اپنے حال کی خبر نہیں دی کہ میں صاحب کشف ہوں۔ کشف کو ضبط کرنا ہی مزید آگے کے معاملات کو روشن کرتا ہے۔

کھچڑی:

مرشدین کی طرف سے عموماً دوگانہ کی رات نماز کے بعد آنے والوں کی ضیافت کھچڑی کھٹے سے کی جاتی ہے۔ خادمین بھی اس کو نہایت عقیدت سے کھاتے ہیں۔

کھچڑی (بھاتی):

حضور پرنور مہدی موعود علیہ السلام نے اپنی تعلیمات کے ذریعہ ہم مصدقین کو حضور پرنور محمد رسول اللہ ﷺ کے مبارک قدموں سے جوڑ دیا ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا کہ جعفرؓ کے گھر والے غمگین ہیں ان کے پاس کھانے کے لئے بھیجو۔ اسی اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی میں مرشدین اپنے ان مریدین کے پاس جس کے ہاں کسی کا انتقال ہوگیا ہو کھچڑی بنوا کر

بھجواتے ہیں ۔اسی طرح غمزدہ ارکان خاندان کو کھانا پکانے کی زحمت نہیں ہوتی۔موجودہ زمانہ میں یہ ہورہا ہے کہ غمگین لوگ آنے والوں کو خود ڈھیر کر کھلاتے ہیں جبکہ آنے والے لوگوں کو لازم ہے کہ ان غمگینوں کو خود کھلائیں۔تین دن کا شرعی سوگ ہوتا ہے اس لئے ہمارے پاس تین دن تک قریبی رشتہ دار ایک ایک وقت کا طعام لا کر غمزدہ ارکان خاندان کو لِلّٰـہ کھلا کر جاتے ہیں رشتہ داروں کی آمدورفت غم کو ہلکا کر دیتی ہے۔دوران طعام ان کو تسلی دی جاتی ہے۔بہر حال گروہ مقدسہ میں رائج تمام معاملات کی بنیاد حصولِ خوشنودئ رب پر ہے۔ایمان کے باب میں مضبوط دستاویز یہی ہے کہ ہماری محبت اللہ واسطے ہواور ہماری دشمنی بھی اللہ واسطے ہی ہو۔ضرورت ہے کہ تمام دائروں میں کھچڑی بھجوانے کا عمل جاری رکھا جائے۔یا اہل خیر حضرات لِلّٰہ پکوا کر(آج کل تو Catering کی سہولت ہے) میت کے پسماندگان کے پاس متعلقہ مرشد کی طرف سے بھجوادیں۔ادارہ حیات وممات مہدویہ اس سلسلہ میں پہل کرے تو مناسب ہے۔

گروہ کا بلاوہ:

یہ لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب کسی کے انتقال پر نماز جنازہ میں شرکت کے لئے دوسرے دائرہ کے مرشدین کرام اور فقرائے کرام کو بلایا جاتا ہے۔بلاوہ کا مطلب تشریف آوری کے لئے درخواست یا بلوانا ہوتا ہے۔اس طرح ان حضرات کی آمد سے میت کو آسانی ہوجاتی ہے خدا کا فضل ہوجاتا ہے۔

گروہ مقدسہ:

قوم مہدویہ کو گروہ مقدسہ سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔اسی لئے ''خلیفہ گروہؓ '' مجتہد گروہؓ اور سالار گروہؓ وغیرہ جیسے اصطلاحات یا القابات موجود ہیں۔

گھڑی:

جب تک دائروں کا نظام باقی تھا اس وقت تک دائرے کا کوئی فرد فوت ہوجاتا تو اس کا تمام

سامان مثلاً لباس، ہتھیار، کتب وغیرہ سب بیت المال میں واپس جمع کرلیا جاتا۔(شخصی لباس واسباب دائرہ کی ملک ہوتے جوفرد کے پاس بطور امانت استعمال کے لئے تھے) البتہ دائرے سے باہر بسنے والے متوفی کے ورثاء کو چالیس دن کی مہلت دی جاتی۔مرنے والے کا تمام منقولہ اثاثہ دائرے میں جمع کرنا لازم تھا۔اس طریقہ کو گھڑی کہا جاتا تھا۔جس کا چلن آج نہیں ہے۔

لا الٰہ الا اللہ کی تفہیم:

لا الٰہ الا اللہ کی تفہیم یہی ہے کہ اللہ کی ذات کا اقرار اور اپنی ذات کا انکار

لسانی مہدوی:

وہ ہوتا ہے جو زبان سے مہدی موعود علیہ السلام کا اقرار کرتا ہے لیکن دل میں پختگی نہیں رہتی منکر مہدی کو کافر نہیں جانتا مخالفین کے پیچھے نماز پڑھتا ہے۔جس کی کہ مہدی موعود نے ممانعت فرمادی ہے اور گروہ مقدسہ پر تنقید سے نہیں چوکتا۔مہدویہ اعمال، عقائد پر اس کا قلب مطمئن نہیں رہتا۔مذہب حقہ مہدویت کو غیروں کی آنکھ سے دیکھتا ہے نتیجہ میں اس کو ہنر، عیب محسوس ہوتے ہیں۔ضرورت ہے کہ ایسا شخص اپنے اعتقاد میں پختہ ہوجائے اور اعمال مہدویوں کے جیسے کرے۔ذکر اللہ کے وقت ورد یا وظیفہ یا قرآن کی تلاوت نہ کرے بلکہ صرف ذکر ہی کرے۔حضرت بندگی میاں سیدنا شاہ قاسم مجتہد گروہؒ نے اپنے رسالہ صحبت صادقین میں لسانی مہدوی کو مرنے کے بعد دوزخ کی وعید فرمائی ہے۔

للّٰہیت:

ہر وہ کام جو اخلاص کے ساتھ اللہ واسطے کیا جائے للّٰہیت کہلاتا ہے۔مثلاً چپکے سے آپ تھوڑا سا آٹا یا شکر سیاہ چونٹیوں کو ڈالدیں تو خدا کی خوشنودی حاصل ہوگی۔اخلاص والے عمل کرنے کے بعد ستائش یا صلہ کی پرواہ نہیں کرتے۔للّٰہیت سے مطلب ہر کام اللہ واسطے کرنا۔

لیلۃ الایمان:

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ کے فرزند حضرت بندگی میاں سید شریف تشریف اللہؓ کی مبارک ولادت ستائیسویں ذی الحجہ کو ہوئی تھی اس وقت دائرہ میں گیارہ دن کا فاقہ تھا۔ نہایت عسرت وتنگدستی دائرہ میں تھی اس وقت حضرتؓ کی پیدائش پر دائرہ میں ایمان کی سویت کی گئی تھی اس لئے اس کو گروہ مقدسہ مہدویہ میں لیلۃ الایمان کے پیارے نام سے موسوم کیا گیا۔

متولی:

تولیت میں آئی ہوئی چیز کی حفاظت ونگرانی کرنے والا متولی کہلاتا ہے۔ اس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ امانتوں کی بہترین طور پر نگرانی کرے اس کو ہرگز ضائع نہ جانے دے متولی کو عام دنیاداروں کی روش مثلاً خرد برد' ناجائز فروختگی وغیرہ سے بچنا چاہئے۔

مرید:

ارباب تصوف کے پاس مرید کی یہ تعریف آئی ہے کہ مرید اس وقت تک مرید نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کا فرشتہ بیس سال سے لکھنا نہ چھوڑ دیا ہو۔ یعنی ارادت یا مریدی اس وقت ہی کارآمد یا سودمند ہوتی ہے جب مرید ہونے والا برسہابرس سے نیکیوں پر رہے لیکن ان پر مغرور نہ ہوئے۔ نیکیوں کو نظر میں نہ لائے اور برائیوں سے خود کو روک لے۔ ایسا کرنے سے نفس مودب ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے نفس اور شیطان کی پناہ مانگتا رہے اس طرح مرید جلد ہی خدا تک پہنچ جائے گا۔ مرید وہ ہے جو مزید کو طلب کرے یعنی خدا طلبی میں ہر وقت تیز گامی کی تمنا کرے وہیں رک نہ جائے' بلکہ مزید آگے بڑھنے کی آرزو اور کوشش جاری رکھے۔

مصدق:

حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے فرمایا جو شخص حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے اقوال (فرمائے ہوئے) افعال (عمل کئے ہوئے) اور احوال (خدا تک مہدی

علیہ السلام کی نزدیکی) سے مطابقت نہ رکھے اس کو مصدق نہیں کہنا چاہئے یعنی مصدق امامنا علیہ السلام کے فرمائے ہوئے پر ایمان رکھتا ہے اور دل وجان سے فرامین پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہو۔ امامنا علیہ السلام کے اعمال کی طرح خود بھی عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوا اور امامنا کی خدا کے پاس جیسی بلندی تھی اور تقرب تھا ویسے ہی تقرب اور ویسی ہی بلندی کی آرزو رکھتا ہو۔

مضطر:

فاقوں کی بے چینی اضطرار کہلاتی ہے۔ اور بے چین ہونے والا مضطر کہلاتا ہے۔ حالت اضطرار سے اگر کوئی دائرہ سے باہر جا کر کچھ رزق کی سعی کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ عشر مضطروں کا حق ہوتا ہے۔

ممنوعات:

حضرت مہدی موعودؑ نے جن امور کی ممانعت فرمائی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) شیطان پر لعنت کرنے سے منع فرمایا اس کے بجائے ذکر کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

(۲) یزید پر لعنت کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ اپنے نفس پر لعنت کرو۔ وہ یزید کا نفس ہی تھا جس نے نواسۂ رسولؐ کو شہید کیا۔

(۳) اوراد اور ظائف، چلّے، ریاضتیں اور نوافل کا مقصد دنیا ہو تو اس کے لئے جہنم کی وعید حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے۔

(۴) اوقات ذکراللہ مثلاً فجر تا طلوع آفتاب اور عصر تا غروب آفتاب تلاوت قرآن بھی منع ہے۔

(۵) قرآن کی تفسیر کے تعلق سے فرمایا کہ تفسیروں سے خدا کو نہ پاؤ گے۔ خدا نہیں ملے گا۔ خدا صرف ذکر سے ہی ملے گا۔ یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ حکایات وروایات سے یا بزرگوں کے تذکروں سے افضل ذکر خدا ہے۔

مہاجر:

جو شخص اللہ کی راہ میں ہجرت کر کے چلا آئے مہاجر کہلاتا ہے۔ مہاجرین مہدیؑ کا بہت

بڑا مقام ہے۔ حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایتؓ نے فرمایا کہ عام مہاجر مہدیؑ کا اگر کسی کو دھکّہ لگ جائے تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یعنی اگر کسی نے عام مہاجر مہدیؑ کی شان میں بے ادبی یا گستاخی کی تو اس کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔

مہدی موعود علیہ السلام

وہ ہستی جس کا وعدہ کیا گیا۔ حضرت مہدی موعودؑ کا وعدہ اور قوم مہدی موعودؑ کا وعدہ اشارتاً اٹھارہ مقامات پر قرآن مجید میں آیا ہے۔ و نیز مہدی موعودؑ کے تعلق سے کئی سو احادیث آئی ہیں۔ مہدی موعودؑ کے تعلق سے حضور ﷺ نے فرمایا جب مہدی کی بعثت کی خبر ملے تو جاؤ اور جا کر بیعت کرو خواہ تم کو برف پر سے رینگتے ہوئے جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔ ایک اور حدیث کا مفہوم یوں ہے کہ ''مہدی مجھ سے ہے میرے قدم بہ قدم چلے گا خطا نہیں کرے گا۔ ایک اور حدیث کا مفہوم یوں ہے'' وہ اُمت کیسے ہلاک ہوگی جس کے شروع میں میں ہوں آخر میں عیسیٰ ابن مریم ہیں اور درمیان میں مہدی میری اہل بیت سے ہیں۔ ان کے درمیان ایک ٹیڑھی یا گمراہ جماعت ہے جو نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں۔

نان ریزہ:

بہرۂ عام کے دن کسی دائرہ میں صبح و رات نان ریزہ تقسیم کیا جاتا ہے اور کسی دائرہ میں صرف رات کو' البتہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی بہرۂ عام مبارک کے روز دن بھر اور رات میں نان ریزہ تقسیم کیا جاتا ہے۔ چنا' لوبا' گیہوں وغیرہ کو ابال کر نمک لگا کر مرشد بہرۂ عام کے دن تقسیم فرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں بوندی' جلیبی یا نُقّل یا میٹھا نان ریزہ بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔

صاحب کتابؒ خاتم سلیمانی نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ تھوڑا سا غلہ نکلا۔ اس لئے حضرت خلیفہ گروہؓ نے کھچڑی نہ پکوا کر اس کو ابال دیا اور ذرا ذرا سویت کر دیا اس وقت سے گھنگنیاں پکوانے کی یہ صورت ہر بہرۂ عام پر جاری ہوگئی''

عجب نہیں کہ حضرت خلیفہ گروہؓ کے زمانے میں بہرۂ عام کے روز کہیں سے اللہ دیا چند

چپاتیاں آ گئی ہوں دائرہ معلّیٰ میں عسرت (تنگی) کی وجہ سے آپ نے ان روٹیوں کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے (یعنی نان ریزہ) اپنے دست مبارک سے کر کے سویت کر دیئے ہوں۔ غالباً اس وجہ سے بھی گھنگنیوں پر بھی نان ریزہ کا نام لگ گیا۔ اور یہی تبرک نسلاً بعد نسل ہر (مہدوی) شخص کی زبان پر چڑھا ہوا ہے (حدود دائرہ مہدویہ)

نقلیات:

قوم میں مہدی موعودؑ کے فرمان کو نقل کہا جاتا ہے۔ نقل کی جمع نقلیات اور فرمان کی جمع فرامین ہے۔ امامنا علیہ السلام کے فرامین کا وہی درجہ اور مرتبہ ہے جیسا کہ فرامین رسول اللہ ﷺ یعنی احادیث مبارکہ کا ہے۔ ''نقل است میراں فرمودند'' کے بعد ہمارا کام سر جھکانے کا ہے۔ کسی نقل شریف کی باتیں ہماری سمجھ میں نہ آئیں تو اس کا رد یا انکار ہرگز نہ کریں بلکہ کسی ذاکر سے معلوم کریں کیونکہ ذاکر کا درجہ عالم سے بڑا ہوتا ہے۔ انشاء اللہ نقل شریف کی باریکی سمجھ میں آ جائے گی۔ یاد رکھئے انکار حدیث شریف انکار نبوت ہے اسی طرح انکار نقل بھی انکار مہدیت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی پناہ میں رکھے۔

ہڈواڑ:

ہمارے حظیروں میں مومنین مصدقین کے ہڈواڑ ہوتے ہیں اور قریبی رشتہ دار اپنے اپنے بزرگ کے قریب رہنا پسند کرتے ہیں۔ عموماً ہڈواڑ دادھیالی رشتہ سے چلتے ہیں۔ مثلاً پردادا' دادا' والد' وغیرہ۔ بفضلہٖ تعالیٰ قوم میں ہڈواڑ کے لئے جگہ لِلّٰہ ملتی آ رہی ہے کیونکہ سلطان حظیرہ نے حظیرہ کی زمین اپنے ذاتی صرفہ سے خرید فرمائی تھی یا یہ زمین للہ ملی تھی۔ ہر دو صورتوں میں سلطان حظیرہ نے اس کو قوم کے لئے وقف فرما دیا تھا۔ سلطان حظیرہ کے جانشین ایک سے زیادہ ہوتے ہیں لیکن کسی ایک جانشین کے حق میں دوسرے سب جانشین دستبردار ہو جاتے ہیں اور متولی کہلانے والے پر حظیرہ کی حفاظت وصیانت کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور وہ امانت دار ہوتا ہے۔ الغرض قبور کی جگہ ہڈواڑ کہلاتی ہے۔ **(ختم شد)**